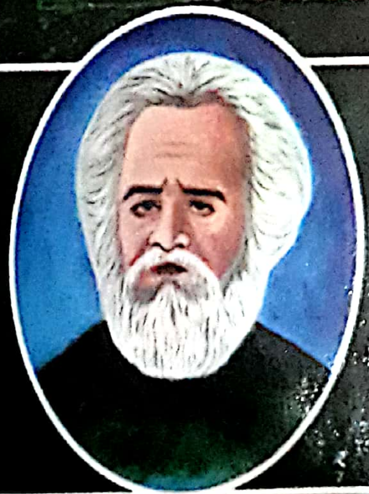
## حضرت علی حیدر میاں ہاشمی کا عارفانہ کلام





# دیوانِ عشق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# دیوانِ عشق

| | | |
|---|---|---|
| کتاب کا نام | : | دیوانِ عشق |
| مرتب | : | میاں اللہ بخش جلال |
| سنِ اشاعت | : | ۲۰۲۱ء |
| معاونت | : | حاجی خرم نواز مہروی |
| | | چوہدری حنیف صاحب پی ایچ ڈی علی حیدر میاں صاحب |
| کمپوزنگ | : | عدنان اشرف پرنٹرز دربار گیٹ عبدالحکیم |
| | | 0300-8633615 |
| | | 0324-6979061 |
| تعداد | : | 500 |
| ایڈیشن | : | اوّل |
| ہدیہ | : | -/330 روپے |

## سلسلہ مبارک حضرت میاں علی حیدر ملتانیؒ موضع قاضی عالب تحصیل پیرمحل

| | |
|---|---|
| اے خداوندا! تو ذات کبریا کے واسطے | رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے |
| میں ہوا ہوں سخت زرا اس بند محنت میں اسیر | کھول دے مشکل علی المرتضیٰ کے واسطے |
| خواجہ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع | شیخ عبدالواحد اہل بقا کے واسطے |
| فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاض | شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے |
| حضرت خواجہ حذیفہ کے لئے ٹک رحم کر | پھر ہبیر البصری صاحب ہدا کے واسطے |
| خواجہ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر | شیخ بو اسحاق قطب چشتیا کے واسطے |
| خواجہ ابدال احمد بو محمد مقتدیٰ | خواجہ بو یوسف صاحب صفا کے واسطے |
| خواجہء مودود حق اور خواجہء حاجی شریف | خواجہء عثمان اہل اقتدا کے واسطے |
| والیء برصغیر خواجہء معین الدین حسن | شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے |
| کام کر شیریں طفیل خواجہء گنج شکر | اور نظام الدین محبوب خدا کے واسطے |
| دل کو روشن کر طفیل شہ نصیر الدیں چراغ | اور کمال الدیں کمال اصفیا کے واسطے |
| دور کر ظلمت سراج دین و دنیا کے طفیل | اور علم الحق والدین الہدیٰ کے واسطے |
| حضرت محمود راجن سرور دنیا و دیں | اور جمال الدیں جمن صاحب صفا کے واسطے |

| | |
|---|---|
| شاہ حسن اور خواجہ ء شیخ محمد کے طفیل | حضرت یحییٰ مدنی مقتدیٰ کے واسطے |
| فضل کر مجھ پر طفیل شاہ کلیم اللہ ولی | اور نظام الدین مقبول خدا کے واسطے |
| ہو دعا مقبول میری صدقہ ء فخر جہاں | شاد ہو دل مرد کامل باوفا کے واسطے |
| علی حیدر تجھے ہے واسطہ فخر جہاں | بھر دو جھولی میری اپنے بادشاہ کے واسطے |
| ہو منور نور سے سینہ میرا میرے خدا | شاہ محمد پیر کامل رہنما کے واسطے |
| میرے عیبوں کو عیاں نہ کر خدائے بے نیاز | کر کرم اس پیر غالب اولیاء کے واسطے |
| قائم و دائم رہے گلشن علی حیدر کا سب | دور دکھ ہوں شاہ ولی اس بے ریا کے واسطے |
| اب مدد فرمایئے اے والی ء شاہ نجف | میاں نجف علی کی جود و سخا کے واسطے |
| آئیو الے تا قیامت سب کے سب ہوں فیضیاب | اس حبیب اللہ خواجہَ چشتیا کے واسطے |
| رونقیں اس آستاں کی یا خدا قائم رہیں | میرے خواجہ قاضی غالب پیشوا کے واسطے |
| خاص ہو یا عام ہو سب پر خدا کا فضل ہو | اس میاں اشفاق کی کامل نگاہ کے واسطے |
| خوش رہے یہ آل ساری اے میرے پروردگار | حضرت ممشاد صاحب با صفا کے واسطے |
| از طفیل پنجتن چلتا رہے یہ سلسلہ | صابری اللہ بخش اس مہر علی شاہ کے واسطے |

میاں اللہ بخش جلال　　سجادہ نشین: دربار عالیہ حضرت علی حیدرؒ میاں ملتانی

سرزمین پیرمحل کوشرف حاصل ہے کہ یہ خطہ ایسا ہے جس کے سینے میں میاں علی حیدرؒ جیسے واصل باللہ بزرگ آسودہ ہیں پیرمحل سے جانب غرب موضع قاضی غالب میں آپ کا مقبرہ سادگی کا نمونہ ہے

## میاں علی حیدرؒ کی جائے پیدائش اور پرورش

علی حیدرؒ کے آباؤ اجداد کے بارے میں موجودہ گدی نشین میاں اشفاق حسین قاضی ہاشمی نے ایک روایت بیان کی ہے کہ انکے بزرگ فروغ تعلیم کے لئے ہندوستان آئے تھے انکی دینی شہرت اور فضلیت کی شعاعیں جب ہندوستان کے فرماں روا اورنگزیب عالمگیر کے دربار تک پہنچیں تو اس نے علی حیدرؒ کے والد شیخ محمد امین کو اس علاقے کا قاضی مقرر کر دیا اور مدد معاش کے لئے جاگیر بھی مقرر کی۔

مورخین نے علی حیدرؒ کی تاریخ پیدائش ۱۱۰۱ ہجری (۱۶۹۰ عیسوی) لکھی ہے سوائے چند محققین کے باقی تمام نے اس سن پہ اتفاق کیا ہے۔ جنہوں نے اختلاف کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

| نمبر | نام محقق | نام کتاب | سن پیدائش | سن وفات | جائے پیدائش |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | باوا بدھ سنگھ | ہنس جوگ | 1690 | 1785 | پنڈ قاضیاں |
| ۲ | ڈاکٹر ظہیر احمد شفیق | علی حیدر دا فن تے فکر | 1690 | 1777 | چک چوترا |
| ۳ | شفیع عقیل | پنجاب رنگ | 1689 | 1785 | گورو چبوترہ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | پیارا سنگھ بھوگل | پنجابی ساہت دا اتہاس | 1692 | 1778 | قصبہ قاجیاں |
| ۵ | ڈاکٹر فقیر محمد فقیر | کلیات علی حیدرؒ | 1690 | 1776 | چک چوتڑہ |
| ٦ | سید فیاض محمود | تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند جلد ۱۳ حصہ اول | 1690 | 1777 | پنڈ چوتڑہ |
| ۷ | ڈاکٹر اسلم رانا | چونواں پنجابی ادب | 1690 | 1765 | قصبہ قاضیاں |
| ۸ | ڈاکٹر نصراللہ خاں نصر | سرائیکی ادب دا ارتقا باب ۷ | 1690 | 1911 | چک چوتڑہ |
| ۹ | احمد حسن احمد قریشی | پنجابی ادب کی مختصر تاریخ | 1690 | 1777 | پنڈ قاضیاں |
| ۱۰ | ڈاکٹر بنارسی داس جین | پنجابی زبان تے اوہدا لٹریچر | 1690 | 1777 | ملتان کا ایک گاؤں |
| ۱۱ | مولا بخش کشتہ | پنجابی شاعراں دا تذکرہ | 1690 | 1777 | پنڈ چوتڑہ |

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے 1677 میں شیخ محمد امین یعنی علی حیدرؒ کے والد کو پرگنہ کلنبہ (موجودہ تلنبہ) کا قاضی مقرر کیا اور مدد معاش اور فقراء کی خدمت کے لئے 300 بیگھ زرعی رقبہ دینے کا جو فرمان جاری کیا اس سے بھی علی حیدرؒ کے جائے پیدائش کا پتہ چلتا ہے

"مقرر شد کہ چوں حقیقت اہل بیت واستحقاق شریعت پناہ فضلیت درگاہ قاضی محمد امین قاضی پرگنہ کلنبہ صوبہ ملتان بطور پیوست کہ بادیانت وامانت درراستہ و تقویٰ واصلاح وامور شریعت سہ صد بیگھ زمین بنجر خالص مسع لائق زراعت پرگنہ مذکورہ درحصہ مدد معاش نثار اللہ بموجب تصحات صدور عظام و بمہر دست خط مبارک وزارت پناہ بزرگ معین الدین احمد دیوان واسناد عاملاں وحکام سابق ومتصدیان نواب صاحب قبلہ مقرر است"

جس وقت یہ فرمان جاری کیا گیا اس وقت شیخ محمد امین تعلقہ گروچبوترہ میں رہائش پذیر تھے۔ تعلقہ چبوترہ گورو چونکہ درائے راوی کے کنارے واقع تھا جہاں آجکل (قصبہ قاضیاں) علی حیدرؒ کا مزار موجود ہے۔

علی حیدرؒ کے والد شیخ محمد امین پندرہ برس تک چبوترہ گورو کی آبادی میں رہے اور یہاں انکی شادی گوروز میندار رائے شادی خاں کی بیٹی سے ہوئی۔ علی حیدرؒ کی روحانی فضیلت، پارسائی اور بزرگی کا شہرہ سارے پنجاب میں تھا ان کے ہم عصر سلطان عبدالحکیمؒ (1621-1732) کے چشم فیض سے مخلوق خدا فیض یاب ہورہی تھی علی حیدرؒ کی ملاقاتیں ان سے بھی ہوتی تھیں۔ دریائے راوی کے ایک طرف دانش حکمت کا نور منارہ دوسری طرف شمع فروزاں کا علم بردار موجود تھا یعنی دونوں اطراف صدق وصفا کا سیل رواں جاری تھا۔ علی حیدرؒ اپنے دور کے اولیاء اللہ، بزرگان دین

اور مشائخ عظام سے پوری طرح آگاہ تھے وہ اپنی روحانی کامیابیوں کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور خواجہ معین الدینؒ چشتی کا فیض سمجھتے تھے۔ علی حیدرؒ چونکہ فلسفہ وحدت الوجود "ہمہ اوست" کے قائل تھے اور ہر ولی کو اپنے سے اولیٰ، اعلیٰ اور حقیقت آگاہ سمجھتے تھے۔ فقیری، عاجزی، کمتری اور انکساری کا اظہار یوں کیا۔

س: سٹھ میں ہار سنگار لائے طوق یار والا گل پانی آں میں
وے میں ہاں کتی، لونگی ناں میرا، نت در تے آہکانی آں میں
دُھرکار دیویں کائی عذر نہیں توئے توئے کریں بھنی آنی آں میں
حیدرؒ یار دا درنہ مول چھڈاں، تورے بھانی آں چاہے نہ بھانی آں میں

م: میں کتا بن آل رسول نجیب دا، پہرہ دار ہاں گھر بار اتے
اوپریاں اگوں گوھہ اندھیری، میں ہوندیاں ایس دار بار اتے
نام دھریک دا میں بھی خادم، صاحبان دی پچکار اتے
ہر اہل علوم دی عزت رکھن، واجب اے سنسار اتے
حیدر علماء وارث انبیاء کون ہووے انکار اتے

م: میں تاں کجھ نہیں سھوتوں ہی توں ہیں، اینویں پانی تے نقش بنانی آں میں
میں گھمن گھمیر تے تینڈری آں گھیری، لوٹ کھواں گردانی آں میں
میں کجھ نہیں کیا گھول ونجاں، ایہو صدقڑے تے قربانی آں میں
حیدر یار توں گھول گھتیویں، کوئی نہیں تا فانی آں میں

پنجابی صوفیانہ شاعری کی یہ روایت رہی ہے کہ تمام صوفی شعرا دین وتصوف کی تمام باتیں، خالق ومخلوق کے تمام رشتے ،ہجر وصال کی تمام وارداتیں شعروں کے قالب میں ڈھال کرعوام الناس تک پہنچاتے۔ دراصل شعر حسن وصداقت کا مظہر ہوتا ہے۔ وہ سننے والے کے دل پر جلدی اثر انداز ہو جاتا ہے۔شعر جب انسان کے احساس کو جگاتا ہے تو حسن شعر کہلاتا ہے۔اور جب شعر کا ادراک ہوتا ہے تو راز نہاں دل پر مرتسم کر دیتا ہے۔علی حیدر بھی صوفی شعرا کی اس روایت سے منسلک ہے۔اس کے ہاں خیال کی گردش ہی نہیں مشاہدے اور تجزیے کی آنچ بھی ہے اس نے دھنک کا نظارہ ہی نہیں کیا بلکہ دھنک کو چھو کر بھی دیکھا ہے۔اور اپنے ہم عصر شعرا، بلھے شاہ اور وارث شاہ،اور دوسروں سے بیگانہ نہیں رہے۔مثلاً وارث شاہ کی ہیر کا چرچا بھی علی حیدرؒ نے سنا ہوگا تو دونوں کی ہم آہنگی ،الفاظ کا چناؤ اور قافیہ پیمائی میں ایکدوسرے کا رنگ چھلکتا نظر آتا ہے وارث شاہ نے کہا:

چھوٹی عمر دیاں یاریاں بہت مشکل پتر مہر اندے کھُلیاں چار دے جی
کن پاڑ فقیر ہو جان راجے دردمند پھرن وچ بار دے جی
کچی رن دے نال نیونہ لان جیہڑے سب ذات صفات نگھار دے جی
وارث شاہ جے ذوق دی لگے گدی جوہر نکلے اصل تلوار دے جی

علی حیدرؒ نے بھی اسی بحر وزن قافیے میں "ل" کی پٹی میں یہ آفاقی بات یوں کہی ہے۔

ل: لکیاں اکھیاں رہن ناہیں، کسے شہر محبوب دے وسیے جی
اوہ جگہ کیہڑی جتھے عشق ناہیں، دنیا چھوڑ کِتے ول نسیے جی
کچی نار دے نال نہ نیوں لائیے، ہو جھے یار دے نال نہ ہسیے جی
دل وچ کھوٹ رہے مونہوں ہس بولے، کچے یارنوں بھیت نہ دسیے جی
علی حیدرؒ میاں دل اک ہووے، بھانویں سو کوہاں اتے وسیے جی

علی حیدرؒ کی سی حرفیاں عشق مجازی کے پردے میں عشق حقیقی تک سب کو بہا لے جاتی ہیں۔ علی حیدرؒ کی شہرت کے بارے میں میاں محمد بخشؒ جیسا باکمال وباجلال اور جذبوں کو زباں دینے کی مہارت رکھنے والا شاعر یوں کہتا ہے۔

حیدر دے سن بیت مریندا خیبر نفس شیطانی
بیت سدھے دیدار بخش دے سخت کمانوں کانی

احمد یار مرالوی جیسا عشق خوردہ منہ پھٹ شاعر جس نے وارث شاہؒ جیسے مہان پنجابی شاعر کو بھی کڑے تنقید کا نشانہ بنایا بھی علی حیدرؒ کے ابیات سے اتنا متاثر ہوا کہ یہ کہنے پہ مجبور ہو گیا۔

علی حیدر کوئی سید ہو یا اس جے بیت بنائے
عشقے دی تاثیر دے وچ تیر وانگوں دھس جائے

علی حیدرؒ نے ابتدائی تعلیم وحفظ قرآن کی تعلیم اپنے والد شیخ محمد امین سے حاصل کی۔علی حیدرؒ کو اپنے والد کی طرح زہد وعبادت سے زیادہ لگاؤ تھا۔وہ ہمہ وقت دینی امور کی طرف متوجہ رہتے۔والد صاحب نے اپنے بیٹے کے دینی رجحانکو دیکھتے ہوئے ملتان کی ایک قدیمی دینی درسگاہ دارالعلوم کاشانیہ میں داخل کرادیا۔یہ مدرسہ ناصرالدین قباچہ نے تعمیر کرایا تھا۔اسکے پہلے مہتمم مولانا قطب الدین کاشانی تھے۔یہ مدرسہ ہندوستان بھر میں مشہور تھا۔ریاست علی ندوی نے ملتان،اجمیر،سندھ اور دہلی کے مدرسوں کی تاریخ پہ روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"ہندوستان میں دینی مدرسہ کی سب سے پہلی عمارت تعمیر ہونے کی جو اطلاع اس وقت تک مل سکی ہے وہ مولانا قطب الدین کاشانی کے لئے ناصرالدین قباچہ کے ہاتھوں ملتان میں تعمیر ہوئی ہے۔مولانا قطب الدین کاشانی ماوراءالنہر سے ملتان آئے تھے۔ناصرالدین قباچہ اس زمانے میں ملتان کا والی تھا۔اس نے ایک دینی مدرسہ اوراس سے ملحق ایک سرائے تعمیر کروائی تھی۔حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی ہر صبح کی نماز مولانا کاشانی کی اقامت میں ادا کیا کرتے تھے"

علی حیدرؒ کے والد نے ان کو اسی مدرسہ میں داخل کرایا۔اس زمانے میں ہندوستان کے نامور عالم دین مولانا شہاب الدین ملتانی اس مدرسے کے مہتمم تھے اور ہندوستان سے باہر کے تشنگان دین اس مدرسے اپنی پیاس بجھاتے۔ان کے قیام و طعام کا بندوبست سرائے میں کیا جاتا تھا۔ایک روایت کے مطابق علی حیدرؒ پانچ سال تک اس مدرسہ سے علم تفسیر،فقہہ،اصول،حدیث اور منطق ودیگر علوم متداولہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔علی حیدرؒ حافظ قرآن ہونے کے علاوہ فارسی اور عربی کے فاضل بھی تھے۔شعروسخن کا ذوق فطری تھا۔عالمِ شباب میں ہی عشق حقیقی کے رموز کو

پنجابی اشعار میں بآسانی پر ولیا کرتے تھے

اگر چہ ان کی زندگی پر از واقعات نہیں لیکن اپنے پنجابی کلام کی تاثیر اور سادگی وجہ سے ان کی شہرت ان تمام علاقوں میں پھیل گئی جہاں جہاں پنجابی زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ دربار شاہی میں چونکہ فارسی کا چلن تھا اور اشرافیہ بھی اسی زبان سے لگاؤ رکھتے تھے اس لئے انہوں نے فارسی جاننے والوں تک اپنے روحانی، وجدانی اور لافانی افکار پہچانے کے لئے فارسی میں کلام کہا۔ اگر چہ وہ کلام بوجوہ طبع نہ ہوسکا مگر پنجابی افکار نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ علی حیدرؒ نے جہاں اسرار حقیقی اور رموز نہانی کا ذکر کیا ہے وہاں سماجی، فکری اور سیاسی حوالوں کو بھی اپنی شاعری میں جگہ دی ہے۔ حضرت محمد فخر الدین جہاں دہلویؒ سے بیعت ہونے سے پہلے آپ نے دریائے راوی کے کنارے کئی چلے کاٹے اور گرد و نواح کے کئی بزرگان دین سے ملاقاتیں بھی کیں۔ وہ اپنی روحانی کامیابیوں کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ کا فیض سمجھتے تھے جن کا اظہار انہوں نے اپنی سی حرفی میں یوں کیا ہے

ک کیا غم اسانوں جے شاہ محی الدین اساڈڑا اے
شاہ عبدالقادر جیلانی دا جے لطف امین اساڈڑا اے
سبھ چین اچین اساڈڑا اے جو اوہ بت اساڈڑا اے
علی حیدر کیا پرواہ کسے دی، جے معین الدین اساڈڑا اے

واقف تینڈیاں رازاں دا کجھ، پیڑاں کیتا کجھ پیراں کیتا
حیدر بھاگ سہاگ اساڈڑا، لطف جے حضرت میراں کیتا

زہد و تقویٰ اور عمل صالح کی بنا پر علی حیدرؒ اکثر جذب و مستی کی کیفیت میں مبتلا

رہتے ۔ ایک دن اسرار الاولیاء میں پڑھ لیا کہ قاضی حمید الدین ناگوری سے کسی نے پوچھ لیا کہ "فرض کیا ہے اور سنت کیا ہے" تو قاضی حمید الدین ناگوری نے جواب دیا کہ پیر و مرشد کی محبت "فرض" ہے اور تنک ترک دنیا "سنت" ہے اس دن سے ان کو ترک فرض کا احساس ہوا تو مولانا محمد فخر الدین دہلوی کے ہاں بیعت ہو گئے ۔

علی حیدرؒ کے مزار پہ جو لوح موجود ہے اس پر پنجابی شاعر علی حیدرؒ خلیفہ اول خواجہ فخر الدین فخر جہاں دہلوی درج ہیاور اولیائے دہلی میں علی حیدرؒ کے مرشد کے بارے میں یوں درج ہے۔

"خواجہ فخر الدین دہلوی کا پیدائش 1687ء پورا نام خواجہ فخر الدین جہاں دہلوی ہے۔ جنکا مزار لال قلعہ کے باہر حضرت نظام الدین مرجع خلائق ہے۔ان کے خلیفہ اول قاضی علی حیدرؒ کا مزار دریائے اروتی (راوی) کے قریب واقع ہے "

ڈاکٹر ہر چند سنگھ ڈھلوں بھی علی حیدرؒ کے بیعت کی شہادت تو دیتے ہیں مگر مولانا فخر الدینؒ سے روحانی رشتہ جوڑنے کی جگہ دہلی کی بجائے پاک پتن کہتے ہیں لکھتے ہیں:

"جس وقت خواجہ فخر الدین دہلوی بابا فریدؒ کے مزار پر حاضری دینے پاک پتن آئے تو وہاں دوسرے شیوخ حضرات کے علاوہ علی حیدرؒ اور نور محمد مہارویؒ بھی موجود تھے ان سب حضرات کی موجودگی میں علی حیدرؒ نے بیعت کی"

علی حیدرؒ کی پارسائی اور خاصان حق میں شمولیت میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔ایک ہندو مصنف ڈاکٹر سی آر کر پلانی نے اپنی جیونی (سوانح عمری) "جتھے میں جمیاں" میں ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ علی حیدرؒ کے زمانے میں ان کے

بزرگ دریائے راوی پر "سیتا کنڈ" کی یاتا کے لئے گئے تھے جون کے مہینہ میں ان بزرگ اور یاتری واپس آرہے تھے کہ شام ہوگئی ادھر کالی آندھی آگئی چوترہ میں انہوں نے ایک بڑی حویلی میں پناہ لی اتنے میں صوفی سادھنا سے تعلق رکھنے والے درویش آگئے انہوں نے بھوجن پانی کا پوچھا ہمارے لوگوں نے رکنے کی وجہ بتائی جس پر اس درویش نے جس کا نام علی حیدرؒ بتایا گیا زمین سے ایک تنکا اٹھایا تو وہ روشنی دینے لگا وہ تنکا ہمارے بزرگوں کو دے دیا جس کی روشنی میں یاتری پیراں محل (پیر محل) پہنچے۔

علی حیدرؒ کی درگاہ کے موجودہ سجادہ نشین میاں اشفاق حسین ہاشمی نے زبانی ایک روایت بیان کی کہ ایک مرتبہ دریائے راوی میں شدید طغیانی آگئی اور ارد گرد کی تمام زمینوں کو دریا نے نگلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ درجنوں دیہات اور ان کے قبرستان بھی اس میں بہہ گئے۔ مکینوں نے قدیم روایت اور عقیدہ کے مطابق گندم کے دلیئے کی دیگیں پکا کر دریا کی نذر کیں مگر طغیانی اور دریا بردی میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ بلآخر خوف زدہ گاؤں کے لوگوں نے علی حیدرؒ کی پارسائی، پاک بازی اور روحانی مرتبے کو دیکھتے ہوئے ان سے دریا کے کٹاؤ کو رکوانے کے لئے دعا کی درخواست کی انہوں نے حاجت مندوں سے کہا کہ جس گھر میں کسی یا کدال ہو وہ لے کے دریا کے کنارے آجائے۔ کچھ ابلہ فریب لوگوں نے مذاق اڑایا کہ دریا کی طغیانی کے آگے کچی مٹی کے چند ٹپے کیا حیثیت رکھتے ہیں دریا تو ڈیموں کو بہا لے جاتا ہے۔ مگر کچھ عقیدت مند صبح کی نماز کے بعد کسیاں اور کدالیں لے کر دریا کے کنارے پہنچ گئے علی حیدرؒ نے پکار کر کہا:

"جس مالک نے پانی کو زمین کاٹنے کا حکم دیا ہے ہم اس پر راضی ہیں سب لوگ اسی کی رضا میں شامل ہو جائیں"

سب لوگوں نے کسیوں اور کدالوں سے زمین کھود کر دریا میں پھینکنا شروع

کردی جس پر دریا نے اللہ کے حکم سے اپنا رخ بدل لیا۔

ایک کرامت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ علی حیدرؒ اپنے جسم کے اعضاء کا احتساب بھی کیا کرتے تھے کہ کس اعضاء سے خطا یا خلاف شرع عمل ہوا اس کو سزا دیا کرتے تھے۔اسی وجہ سے کسی کو اپنے حجرے میں بلا اجازت اندر نہیں آنے دیا کرتے تھے۔ایک رات موسلا دھار بارش آئی جو کہ رات کے آخری پہر تک جاری رہی۔جس کمرے میں علی حیدرؒ کی والدہ صاحبہ اور انکی بہو یعنی علی حیدرؒ کی زوجہ موجود تھیں اسکا پرنالہ ٹوٹ کر پانی اندر گرنے لگا اور کمرے میں پانی بھر آیا۔والدہ نے علی حیدرؒ کو آوازیں دیں تو بوجوہ نہ آئے پھر بہو کو بھیجا کہ علی حیدرؒ کو بلا لائے تا کہ پرنالہ ٹھیک ہو۔وہ بارش میں بھیگتی علی حیدرؒ کے حجرے کیطرف گئیں اور اچانک دروازہ کھول کے اندر دیکھا تو علی حیدرؒ کا سر تن سے جدا تھا یہ اندوہناک منظر دیکھ کر انہوں نے چیخ ماری اور فوراً واپس پلٹ کر اپنی ساس صاحبہ کو یہ منظر بتایا۔وہ حواس باختہ ہو کر حجرے کی طرف بھاگیں دروازہ کھولا تو علی حیدرؒ سامنے کھڑے تھے اور بولے " کس نے بغیر اجازت میرا دروازہ کھولا تھا" بس اس دن کے بعد سے علی حیدرؒ علیل رہنے لگے اور کچھ دن بعد انتقال کر گئے۔

میاں علی حیدرؒ خواجہ فخر الدین دہلوی کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔اپنی قابلیت اور صلاحیت کی بنا پر خواجہ صاحب کی مہربانی سے خرقہ خلافت عطا ہوا۔جو حضور فخر جہاں کے سب سے پہلے خلیفہ تھے۔واصل باللہ نتیجے پر پہنچے۔ایسے فنافی اللہ اور باقی باللہ بزرگ جملہ موجودات پر سید تھے۔میں ابھی اپنی پہچان میں مصروف ہوں میاں علی حیدر کے مقام کا تعین نہیں کر سکتا۔خواجہ نور محمد مہاروی، حافظ جمال اللہ ملتانی، خواجہ اللہ بخش تونسوی، خواجہ سید مہر علی گولڑوی نے فرمایا آپ واصل باللہ بزرگ تھے

مذکورہ بزرگوں نے اپنی زندگی میں میاں صاحب کے مزار پر حاضری کو شعار بنائے رکھا۔ ایک دفعہ خواجہ اللہ بخش تونسوی موضع قاضی غالب میں تشریف فرما تھے میاں صاحب کا ذکر ہو رہا تھا ایک شخص نے کہا میاں علی حیدر بہت اچھے انسان تھے تو خواجہ صاحب نے کہا کیوں کافر تھیندیں واصل باللہ بزرگ کوں آدمی آہدیں۔ میاں علی حیدر صاحب کا مقبرہ خواجہ نور محمد مہاروی نے اپنی زیر نگرانی تعمیر کروایا اس تعمیر میں حافظ جمال اللہ ملتانی جیسے پایہ کے بزرگوں نے اپنے سر پر اینٹ مسالہ اٹھا کر حصہ لیا۔

قلمی ت: تاباں لاریاں تینڈیاں مینوں ڈاڈیاں غاریاں ماریاں نے
ہیر جہیاں سے گولیاں گھولیاں تے صدقے کیتیاں رانجھوتوں زاریاں نے
چوٹ مار کے توڑنہ پا سرے نوں مینڈے پاسے دیاں ہڈیاں ساڑیاں نے
علی حیدر گھولرے تینڈرے توں اساں جتیاں بازیاں ہاریاں نے

قلمی ث: ثابت دین اساڈرا ای اک رانجھے دا قول پچھان ناہیں
دھان دھان وجھن دھامڑہ ہن کیوں لیلیٰ وانگر سیاں ناہیں
اس میدان رلادِتو ای کیوں مجنوں دے نال پچھان ناہیں
حیدر یار پیارے نوں میں مجلس وچ لے جان ناہیں

قلمی ج: جمال تساڈرے دی ہِک سینے وچ اڑک گئی
اڑک کیہی کائی بھا ترکھڑے لوں لوں دے وچ بھڑک گئی
لاٹ چراغ تساڈڑے دی مینوں بجلی وانگ کڑک گئی
حیدر توپ برہوں دی چھٹی اچاچیت تڑک گئی

قلمی ح: حیلڑے بھی سبھ بھرائے رہی رُنہ یار میںڈا موں ناہیں
بلبل گیت سنا رہی اوہ کھِلدا مونہہ رنجول ناہیں
ایس رُسے نوں سمجھا رہی ہتھ آوندا عرض تے طول ناہیں
علی حیدر اوہلاں میں تک رہی مینوں باجھ حوالڑے تیرے اولھ ناہیں

قلمی خ: خدااساں ول وی ہے جے لوک کھیڑیاں دی ہیر کرے
قاضی ول ویکھاں جے ویکھ کتاباں آدم نو ں تکبیر کرے
ہیر تے رانجھے دا ہک وجود کیونکر کوئی دو چیر کرے
حیدر یار ویکھ اگیڑے، رب آسرا ہیر کرے

قلمی د: دلیں دا محرم رانجھا کیہنوں میں کوک سناونی ای
آہ لباں رونی چند کھلوتی آوَ پیارا جے آونا ای
عمر وہانی کانگ اوڈیندیاں اوڑک پھیرا پاونا ای
حیدر دہ سنیہڑا میںڈا جے سوہنا مُکھ وکھاونا ای

قلمی ذ: ذکر آساڈرا مصری مینوں، شکر کھنڈ نبات کنوں
گالھ مِٹھی مِٹھی ڈھولن دی مینوں مٹھڑی آبِ حیات کنوں
علی حیدرنوں جے چا نوازیں تے دُور نہیں تیڈی ذات کنوں

قلمی ر: رحم پوے میرے حال دے اُتے دل تینڈا سنگ نہیں
دساوری ہلدی نیونہ کنوں میں کیسرا دا ایہہ رنگ نہیں
چھوڑ وے قاضی قرآن نہ چائی جے ہیر رانجھن دی منگ نہیں
علی حیدر قاضی وی بھلدا اے، ہور ہیرے نانو جھنگ نہیں

قلمی ز: زاریاں کر کر تھک رہی ہُن میں ہی نا ناز کرینیاں نی
کالڑا نانگ خزانڑے تے ہُن میں ہی تے زلف کھیلدیاں نی
سوہنیاں دے کر ناز کنوں ہن متھے اتے دل پونیساں نی
حیدر بھی تماشڑا دیکھے کیوں کر یار جھکیاں نی

قلمی س: سرائے جہاں سبھو ہک رات گزار تے اُٹھ چلے
ساہ دمامڑا کوچ دا ای سن رنگھ پئی لد اُٹھ چلے
ایہہ ٹلڑیاں دی ٹنکار سُن کے بھریاں بنھ گھت چلے
ہک تکھڑے تے ہک مٹھڑے حیدر سب ساتھی پھٹ چلے

قلمی ش: شراب دے مست رہن کیہی نین تینڈڑے متوالڑے نے
سرخ سفید سیاہ دُنبالڑے باجھ کجل اینویں کالڑے نے
سدا نال نگاہ دے مست رکھن کیہی چینی دے پیالڑے نے
حیدر چھک چھک تیر چلیندے ظالم مارن والڑے نے

قلمی ص: صبر نہیں کائی زہر دا بوٹاململ اساں پیونا ایں
اساں رضا تساڈڑی مَنّی تھیوں بھاویں جو تھیونا ایں
سوز پلک نگاہ دے دھاگے زخم اساڈڑے سیونا ایں
حیدر جند پیاری اُتوں ہُن صدقڑے کر دیونا ایں

قلمی ط: طرح تساڈڑے خوبے دی مول شرح نہ کیڑی ویندڑی جیو
ویکھ حاشیہ خط تساڈڑے دے اگے درس طبیعت کیندڑی جیو
سبھ بحث دلائل دُور نسن مسئلہ زلف سٹیندڑی جیو
حیدر! ملاں تے فاضل قاضی نوں حیرت حرف پڑھیندڑی جیو

قلمی ظ: ظہور کیتا تیڈی خوبی او باغ چمن سب آرسیاں
گُل گُل رنگ بہار گلستان سرو سمن سب آرسیاں
مونہہ مہتاب تے سنبل زلفاں سیم بدن سبھ آرسیاں
حیدر! کون جو حیرت اندر دیکھ سجن سب آرسیاں

قلمی ع: عنایت رب دی ہووے تا ایویں فضل کریندا چاء
تخت ہزارے تھوں رانجھے دے تائیں ہیرے نوں آن ملیندا چاء
عشق اساڈڑے چھیڑن کارن مہیں دے نال چھڑیندا چاء
واہ وا کم اللہ دے حیدر! کیہی آپے تاں جوڑ جڑیندا چاء

قلمی غ: غریب نمائی گھولڑی رانجھن دے دست وکانی آں میں
رانجھن بھی مہیں نوں چار لیا دے رڑکیں مٹ مدھانی آں میں
مینوں تاں تیرے ناں نوں دی عزت میں تاں کوئی نمانی آں میں
اوگن بھی گُن لیھے حیدرؔ! رانجھن دے من بھانی آں میں

قلمی ف: فالاں پینڈڑی نت پھراں تینڈا راہ کھلی اڈیکنی آں میں
اکھ پھر کے تن جند پودے، کانوں کوں کاٹھاں توں اڈینی آں میں
چرکھا گھو کے تے ماہل بولیندی سُن سُن جیو دھرینی آں میں
حیدرؔ! آکھے ڈھلون نوں کیہی کر کر حیلڑا جینی آں میں

قلمی: ق: ''قدور تے کنز ہدایہ'' ایہی پڑھ پڑھ لبھو میں کجھ رہی
ردو قدح کر بھیت معانی رمز دقیقی بھی بجھ رہی
فکراں بہت دلائل دے وچ ایہہ دل بے حد رجھ رہی
حیدرؔ! نیوں لگا مینڈے دل نوں آہا جھیڑا تے جھگڑا الجھ رہی

قلمی ک: کدائیں تاں کول مینڈے آیہو جو میں دن مول نہ وسدا ایں
جے کر ہویں یار مینڈا بھلیں کیوں باجھ مینڈے نے دس رکسدا ایں
روز نت گلیاں نوں مل کھلوندا تے نئے مینڈے ویڑھے وسدا ایں
حیدرؔ! آکھ وفا کر ڈھولن، نہیں میتھوں دور کیوں نسدا ایں

قلمی ل: لگی مینوں چاٹ عشقے دی، آتن وچ کتیندڑی نوں
اپر داریوں جھات جو پاپوس سیاں دے وچ ھسیندڑی نوں
رنگ گلا بڑی سوہڑے بان سیالیں دے وچ سہیندڑی نوں
حیدرؔ! گل وچ تندڑی پایس چرخے تند گھتیندڑی نوں

قلمی م: مثال محمدؐ اگے باہنہ بنھ کھلوتی رہاں
یا رب سلک محمدؐ دے وچ لعلاں دے وانگ پروتی ہاں
سے سنگار تے سوہڑے بانے، اس دربار کیوں بوتی رہاں
اس دربار کنوں کیوں حیدرؔ! باجھ جواہر موتی رہاں

قلمی ن: نگاہ عنایت کریں ہک واری مڑ توں مینوں بھالنا ایں
سک شکستہ تے مہر کریں ہک واری تاں مُکھ وکھالنا ایں
مہر رکھیں تے دل نہ ویکھیں توڑے اپنا فضل سنبھالنا ایں
حیدرؔ! دی تقصیراں دا نامہ نال عنایت ڈھالنا ایں

قلمی و: وڈی وڈیائی اسانوں جے آنگن پھیرا توں پائیں میاں
مونہہ مہتاب سہارا مینوں جے ہک واری وکھلائیں میاں
اپنا قول سنبھال چا ونج توں سائیں دی ناد بجائیں میں
حیدرؔ! یار پیارے تائیں مینوں آن ملائیں میاں

قلمی و: ہو اللہ تاں اوہو آہی جو ہر کوئی ذکر کریندا میاں
ویکھ ویکھ تاں ہر دم دم دے وچ ہو ہو تاں سنیدا میاں
بھی فلک اُتے چن سورج دِے وچ ہو ہو دا نقش کریندا میاں
حیدرؔ! اسم جو اعظم آہی سوا ای جہان اکھیندا میاں

قلمی: ل: لبھ لیا ڈھولن نوں بھی غیر کنوں دل دور کیتا
نال مظہری لام نفی دے بھن بتاں نوں چور کیتا
باجھ خدا اللہ نہ کوئی اوسے تاں سبھ ظہور کیتا
اس دل میںڈے نوں روشن حیدرؔ! پاک رسول دے نور کیتا

قلمی: الف: اللہ دا آسرا میںوں تاں ہی تاں رنگ رنگڑہ میں
نام خدا دے اگے سدھا جے لوکاں دے اگڑے ڈنگڑہ میں
داؤ اتے بے بدھی دس کس الف دا ٹنگڑہ میں
حیدرؔ! توڑے میں ڈنگڑہ کہڑہ گدھا مارڑہ ڈنگڑہ میں

قلمی ی: یار پیارے نوں رنت نئی سدینی آں یارب رنت کوکیندی آں میں
یارب یارب رنت کوکینی آں پیراں نوں رنت سدینی آں میں
یارب آن ملا پیارے نوں تا دم کرے جینی آں میں
حیدرؔ! آن ملاء ڈھولن نوں کر کر حیلڑا جینی آں میں

الف اوہناں سوہنیاں وچ جلوہ نما بھی، بے رنگ خوبی یار دی اے
بے رنگ ہو یا جے چاندنی اندر، ظاہر وانگ دیوار دی اے
"نور" علی نورؔ کریں تماشا، مظہر سر جنہار دی اے
اور آپ سورج حیدرؔ! جو بہت بلند، ایہہ گل تاں دو چمکار دی اے

الف اوہ رنگ اس رنگ سو ہے توں بے رنگ رنگ رنگاوندا ای
جے وت رنگ دا رنگ بھی ہووے تسلسل لازم آوندا ای
جے وت ہووے تسلسل اوہو، بے حد حُسن وکھاوندا ای
بے رنگ حیدر ظاہر ایہی ، پردے تھوں رنگ چھپاوندا ای

الف احد دے وچ میم (م) رکھیں تے "احمد" نام کہاوندا اے
"الف" دی جاوت میم (م) بنائیں ہو "محمد" آوندا اے
عنصر دے وچ اوہو وسیندا ، لا مکان بتاوندا اے
اوتھے چوں چرا دی جا نہ حیدرؔ! "صم بکم" بھاوندا اے

الف احمد وچ میم (م) دا گھونگھٹ، چھپن چھوت دراز تھیا
اِکو نقطہ وحدت والا، جنبش کھا دراز تھیا
اساں راگ پریم دا سنیا سوزن دا ہُن ساز تھیا
وحدت دے دریا دے اندر، علی حیدرؔ! میم (م) جہاز تھیا

الف اونہاں سوہنیاں وچ جلوہ ، کریندا میڈا دلبر یار سجن
ایہہ روشن دیوے بال وکھائے، اپنا ہار سنگار سجن
کرے کند نگاہاں تیز نظر نال، سرمہ دنبالہ دار سجن
حیدرؔ! کیتی سونے دے گنج دا، زلف سیاہ توں مار سجن

الف ایہہ لمیاں پٹیاں والیا دے، جڑھ پٹ نہ درد رنجانیاں دی
تینوں زلفاں لمیاں کالیاں دی سونہہ، کپ نہ جڑھ نمانیاں دی
تیڈی آس تے ساویاں تازیاں وے تیڈے روسے دے نال کمانیاں دی
حیدرؔ! دے ہتھ آوے مکھن، سن وت کوک مدھانیاں دی

الف آ پیارا کول میںڈے ، دکھ درد نوں بیٹھ وٹا لیئے
مدت ہوئی اے وچھڑیاں نوں ، دویں دِل تے دِل وٹا لیئے
لوک کرن بدنام تے مارن طعنے، پردے دوئی دے چک ہٹا لیئے
علی حیدرؔ! ہُن پچھتا ناہیں ، لگی یاری نوں ہن نبھا لیئے

الف احد احمد دی صورت ہکا دیکھ کے میرے نین ٹھرے
میم دا برقعہ مُکھ پرپا کے عرب عجم وچ آن وڑے
ایہہ کنڈل نہیں کئی راز نہانی اِتھے لکھاں ہزاراں دے دِل اڑے
علی حیدرؔ! لکھ ، مشتاق کیتے اسے ماہی تاں ہیرے ناز بھرے

الف الف تے میم جے دِل وچ ہووے اَن بَن اِن بن اُن بُن کیا
"بغل دے وچ گنہورا بجے ناخن ماریں تن تن کیا"
اللہ وساوے مینہ کرم دا گھر گھر کیہی کن کن کیا
اللہ جنہاں مہربان حیدرؔ! ، خیمس اتے جمعہ اتے چھن چھن کیا

الف آرام اوندا نہ ہویا جداں رنگ سُنی مجھیں تریاں دی
گھر آیاں نوں سنبھالیں تے خبر رکھیں بیلے چھڑیاں دی
تیرا ہزار ہزار حجاں دے اسانوں پچھ نہ کھیڑیاں دی
حیدر چڑھنا جہاز رسولؐ والے کیہی پچھ ہے پتناں بیڑیاں دی

الف اکھیاں رو رو گل گئیاں، نیر رت بن کے برس دے نے
باجھ یار دے میں بیمار ہویا، اونہوں ویکھن نوں جیا ترس دے نے
پلک لگنی اوس حرام کیتی ، تارے گن گن راتاں جرس دے نے
حیدرؔ! حال اونہاں بیلیاں دا، جیہڑے پیار دے جال پھرسدے نے

الف اللہ توں میل ماہی نوں ، میریاں تلیاں پاٹن تلیاں
اکناں ماہی آپ ملے، اک ڈھونڈے پھرن گلیاں گلیاں
ماہی بے شک بھلے ساکوں ، اساں نہ بُھلیاں بھلیاں بھلیاں
حیدرؔ! تڑپھے ماہی بناں ، جیویں بن پانی ملیاں ملیاں

الف اندروں میرے آواز آئی ، کن لا کے سُنی جے گل میری
چار روز دنجاریا یار اکھیں، نہ اج تیری نہ کل میری
رانجھا تے مہیں دونویں اِک مک ہوئے، کتے جاناہیں جتھے مل میری
سُتے جاگدے حیدرا! اُٹھ بیٹھے ، بیلے اندر ہے مچی ہلچل میری

الف آکڑ کا سدی نے پھیریں بھوندا، اتے ذات اپنی دافقیر ہیں توں
تتی وا لگے اڑیں ککھ وانگوں ، پانی اپر بنی لکیر ہیں توں
مٹی ریت نے نیر دا پنجر تیرا، اوس پنجر دے اندر اسیر ہیں توں
کیہ ہستی اے حیدرا! کوجھیا وے، بنی کندھ دے اپر تصویر ہیں توں

الف افسوس ہے بوہت مینوں، کیوں نہ یار دا آکھیا منیاں میں
یار کھڑا سی اپنے قول اتے، صبر میرے نے عہد نوں بھنیاں میں
بُری میں بنی بدنام میں ہوئی، رب جاندا کنواری کنیاں میں
حیدر ہتک رہے یاری لانہیں، کائی مشورہ پلے بنھیاں میں

اوس چوپڑ بازی دے نال اساں ،باجھ ہارن دے کوئی واہ نہیں
بن چھر چھر پونی ساراایاں دی ،اس بازی دا ہور واہ نہیں
ایہہ لڑائیاں ڈھیاں ناکئی مارایاں گٹھیاں گھاء نہیں
اوہ پکیاں ویکھے ناہیں،علی حیدر نوں اوتھے بچا نہیں

الف ان بن اونہاں سوہنٹیاں دی، پیا بھاء اساڈڑے وایدااے
اُبے تبے سبق اِنہاں دے، عاشقاں نوں ہائے ہائے دااے
زیر زیر کر شہر لٹیندے، درد منداں نال وعدہ اے
حیدر آکھے مہر کچیوے، واسطہ نام خدا دااے

الف اٹھ سوانی تے گھت مدھانی، ویلا پچھلی رات دی ای
اُتوں ہو گئی دھمی تے ودھ نہ جمی، رڑکنا بھی کسے گھات دا ای
جُٹ نہ مٹے تے ودھ نہ وٹے، تے ویلا وقت برات دا ای
جیویں ودھ تھیں دہی تے مکھن وے حیدر! تیویں فرق نہ رب دی ذات دی ای

ب بنسیر جھک لیاں تے آئی، آبِ حیات دے پیونے نوں
یا وت چاہ زنخداں اندر، لٹک سنہری تھیونے نوں
یا وت پت جلیب حُسن دے، پئی کڑاہ تلیونے نوں
علی حیدر! میں بھی بنسیر تھیواں، بھٹھ گھتاں ایس جیونے نوں

ب بندے ہاں تیرے بُندیاں دے تیرے والے دے حلقہ بگوش ہوئے
تیری زلف سیاہ نوں ویکھ جانی گھر پٹ تے خانہ بدوش ہوئے
تیریاں دیکھ اکھیں متوالیاں نوں اسیں مست اتے مدہوش ہوئے
علی حیدر! نوں کدی یاد کرو کیوں یاد کولوں فراموش ہوئے

ب بیدی بیئے (کذا) دس ملاں ہکو الف سدھا م گھت آیا
اوہ یار کلوکڑی رات والا آج ویس وٹا کے وت آیا
سنا نام دابرُ کا (کذا) پہن کے تے نالے زلف کے کنڈل گھت آیا
علی حیدرؔ! پہلے احد سی ، ہن احمد بن کے وت آیا

ب بلھا پھردا ایویں بھوندا ، شاہ عنایت اوس دا پیر ہے جے
بھاگ بھری تاں ہے جے بھاگاں والی، وارث شاہ دی ہے اوہ ہیر ہے جے
رانجھے باجھ جیونا بہت اوکھا ، جیدا نام ای بڑا اکثیر ہ جے
دلی شہر تے فخر ہے بہت مینوں ، جتھے وسدا حیدرؔ! دا پیر ہے جے

بھ بھل جائے دنیا اونہاں بندیاں نوں، جیہڑے باجھ عملوں عمر گنوا دیندے
زندہ رہندے نے جگ وچ اوہ لوکی، جیہڑے راہ رب دے گھر لٹا دیندے
لائی لگ تے حسد کرن والے، وسدے گھراں نوں اگ لوا دیندے
سجدہ عاشق کرے تے ہلے عرش اتے، حیدرؔ! سچے رب نوں سیس نوا دیندے

ب باجھوں رنگ دے رنگ لائے ،ایس رنگ بھی اس نوں رنگ لیا
مہندی سوہندی انگلیاں تھوں ڈوڈیاں رنگ توں رنگ لیا
مہندی دے ہتھ رنگ تھیا ،اس اوس دے ہتھوں منگ لیا
ہن رنگ بھی ہے کسے ڈھنگ پیا، جے ڈھنگ نے نوشہ انگ لیا
حیدر منگ نہ سنگ سجن توں ،لعلاں دا رنگ جو سنگ لیا

بس بس کر قاضیا بس کر ، کوئی یار دی گل سنا سانوں
عین عشق دا سبق ہے بہت اوکھا، پریت پیار دا سبق پڑھا سانوں
اساں نقل تصویر نوں کیہ کریئے، یار ساڈے دی اصل وکھا سانوں
سوائے رون دے کم نہیں ہور حیدرؔ! کدے خوشی دے نال ہسا سانوں

بھ بھل ہوئی یاری لا بیٹھے، عمر لنگھ گئی یاری نبھیندڑی نوں
رانجھا لبھے ناہیں ہیر ڈھونڈ تھکی ،خورے مل پووے راہ جاندڑی نوں
ہیر کوکدی پھرے وچ راہیں، کون روکدا دُکھ دکھاندڑی نوں
پیریں پئے چھالے بیلے ڈھونڈدی نوں، یار لبھے حیدرؔ! لبھیندڑی نوں

باجھ تیرے ہور کون خدایا ماریں تے مار جیوائیں توہیں !
جتھے عاجز ہوندے طبیب سیانے، تتاں داروآن باجھ چھڑائیں توہیں
جتھے دھندی گھری کھلی اڑاوے، اوتھے جھبر مینہ وسائیں توہیں
جتھے پوے وباتے مشکل جیون امن امان رکھائیں توہیں
ایہہ عجز بندہ کیا کجھ منگے، سبھ کجھ دیں دوائیں توہیں
ایہہ حیدر عاجز ہے منگن تھوں بھی، اپ ء دیویں منگائیں توہیں

باجھ تیرے ہور کون خدایا، ماریں تے مار جیوائیں تو ہیں
جتھے پوے وبا تے مشکل جیون امن امان رکھائیں تو ہیں
ایہہ عاجز بندہ کیا کجھ منگے، سبھ کجھ دیں دوائیں تو ہیں
ایہہ حیدر عاجز ہے منگن تھوں بھی، آپے دیویں منگائیں تو ہیں

پر کہی کم آسی جندڑی وت اساں کوئی ساڑنی اے
جے وس نہ لگے وسے نہیں، حیدر اساں گزارنی اے
میں تاں کجھ نہیں سبھ توں ہی توں ایں اینویں پانی تے نقش بنانی آں
حیدر! یار توں گھول گھتیویں، کوئی نہیں تاں فانی آں میں

ت تیری اساڈی ہُن نویں سویں گلیاں گلاں لتھ پاتھ میاں
جے توں جان منگیں تاں میں جند ڈیواں ہور کیہڑی چنگی وتھ میاں
سبھ پھلاں دے حوالے کراں بازو بند تے نک دی نتھ میاں
جتھے عشقِ لگا اُتھے عذر کیہا گل پلو تے پیراں تے ہتھ میاں
علی حیدرؔ! یار منائیس نہیں تاں بیٹھا ملیسیس ہتھ میاں

ت تدھ بناں کوئی سُدھ لئے توہیں حال دا واقف کار میاں
جس نوں گل کراں اوہو گل پوڈے جے میں گُل ہوواں تاں خار میاں
بھین بھائی خویش قبیلہ حیدرؔ! دشمن تے خونخوار میاں
نور محمدا دِل رہے توڑے دِل ونجے سنسار میاں

ت تیرے باغ بہار گلزار وچوں اک ڈنگرا کنڈڑا میں بھی صحی (کذا)
تیڈے اوٹھاں مجھیں گائیں وچوں اک بھینڈ دانر مینڈڑا میں بھی صحی (کذا)
تینڈے مفتی عالم فاضل بہتے، اک مسخر بھنڈڑا میں بھی صحی (کذا)
تیرے شیراں دے گل سنگل وے حیدر ہک کُتڑا لنگڑا میں بھی صحی (کذا)

تارنا ای تے تار دے صاحب ، ٹھاھیں وچ لُوھا نہیں!
سائیں سچا پاک خدا ہیں توں ہی، تیڈے باجھ کوئی ہور خدا نہیں
توں اپر سورج دیوے تاہیں چا ودھا ودھا نہیں
بس وے حیدرؔ! رو نہیں توں بلدی تے تیل پا نہیں

ث ثقہ نظام الملک والے ،ایہہ نین میڈے بادشاہ دے نی
آپ سلونڑے بھانویں مٹھے ،منکر لون دے راہ دے نی
کر منصوبہ دلی لٹیندے ،ایہہ امر سپاہ دے نی
حیدر نور قمر بھی صدقے اوس مونہہ سوہنڑے ماہ دے نی

ج جے وت جی تیرے وچ ہووے ہیر تے تیر عشق نہیں
وانگ کبوتر بسمل ہو کے پھڑکے تاں پھیر عشق نہیں
جے سر یار پیارا منگے لاویں دیر تے پھر عشق نہیں
حیدرؔ! جے تو یار نوں ڈھونڈھیں چار چوفیرے عشق نہیں

ج جوبن اُتے مان نہ کریئے ، اس وسدے کئی گھر گالے
چھاں ہمیشہ ڈھل جاندی اے ، جیویں نیند خواب خیالے
حُسناں والے ساڑ دیندے نیں ، نال مکھناں دے پالے
حُسن ہمیشہ لورھیندا حیدرؔ! مستی بھرے پیالے

ج جے درشن باجھ نہ ہووے یار تاں جند دے نال پیار کیا
جے دوست نہیں جس جند سواری تاں جند دے نال پیار کیا
جے جند دی جند نہ ہووے پیارے تاں جند نال پیار کیا
جے حیدر یار تھوں جند نہ واری تاں جند نال پیار کیا

ج جان قربان میں اوس اُتے، جیڑھا یار دی خبر لیا دیوے
جند رُل گئی وچ فراق تیرے، کوئی تاں پیغام میرا پہنچا دیوے
نوکر ہو رہواں میں عمر ساری، جیڑھا یار نوں فیر ملا دیوے
حیدرؔ! کون اے میرا یار بیلی، اک وار جو یار ملا دیوے

ج جس دن میں دیکھیا رانجھنے نوں، اوسے دن توں میں گل پائی پھاہی
چنگی بھلی میں وقت گزار دی ساں، اچن چیت ای مینوں مل گیا راہی
ہجر یار دے نے سینے پھٹ لائے، کڈھن دیوے نہ ہک پل ساہی
کائی جا نہیں جتھے چھپے حیدرؔ! ، مار سٹیا یار دی بے پرواہی

ج جان جاندی اے دلبرا واسطہ ای، کدی پا تے اک وار پھیرا
گلاں تیریاں نے کیتا قید مینوں، کُجھ پا رہیا بوہت پیار تیرا
پُھل جھڑ دے نے اوس ویلے ناں لیتا جدوں دوجی وار میرا
مدت گزری اے جدوں سی یار ملیا مر جائے نہ حیدرؔا! ملن ہار تیرا

ج جدوں یار گیا دِل ہار گیا، مینوں گھیریا درداں آن کے تے
یاری لائی سی ہسنے کھیڈنے نوں، روگی بنیاں ہاں میں جان کے تے
جان دے دیوان اوس تھاں اُتے، یار بیٹھا تنبو تان کے تے
دد ھ زہر لگے شہد قبر لگے حیدر! پانی دی پینا آن چھان کے تے

ج جے موج کرم تھیوے متھے ول نہیں کسے ولنا نہیں
جے اچھل دریا پلا بھوائے بیلی دے کسے تھلنا نہیں
جے اگے بھا ہ سمندر بُکل جل وچ پوساں میں ہلنا نہیں
جے پڑھ تکبیر وہائے خنجر پلک نہ جھمکے ہلنا نہیں
علی حیدر جے پرونڑہ پُٹھے تے جلنا ٹلنا نہیں

ج جوگی میں سچ آکھ ویکھاں، کدی یار مینڈا بھر آوسی بھی
آخر آئی جند و چھرے تھوں، سچ آکھ کدی آخر آوسی بھی
اوس چنن رکھ دا سایہ حیدر بھر مینڈے سر کدی آوسی بھی

ج جگ جگ جیواں جگ جگ تھیواں، جگ پیارے دے نال کدی
آگی جند چھکاں پوے اتے آ پیاریا سرت سنبھال کدی
اسیں پیاسے تُساڈڑے پاسے دے، پاسا اساں ول ڈھال کدی
ساڑیاں وانگ سٹ نہ پاسے ، حیدر! پاسے بھی جال کدی

ج جاہلاں نوں ایتھے بار نہیں ایہ سر حقائق دانی دے نیں
ایہہ گجھیاں رمزاں عشقے والیاں معنی حروف معانی دے نیں
ایہہ ہندسہ دیکھ کے بھل نہیں ، ایہہ قول جلال دیوانی دے نیں
ایہہ دوہرے دیکھ کے بھل نہیں ایہہ قاصد دلبر جانی دے نیں
ایہہ شارح قول ''انا الحق'' دے اتے معنی بھی اعظم شانی دے نیں
ناولی سائیں تھیو پرے ایہہ ناز پری ملتانی دے نیں
''کون بلا کسے دیس کا تیں'' ایہہ آکھے ہندوستانی دے نیں
علی حیدر! ہتھ جے مکھّن آوے تاں مطلب ایس نمانی دے نیں

حال نہیں اتن بیٹھنے دا بوڑ چرخے نوں کون بھوانو رسیا !
اساں وچ پنگھوڑے دے خواب ڈٹھے رانجھا تخت ہزاریوں آوسیا
کون پونی وٹے کون تند گھتے ،ڈھلّی ماہل کون بنا وسیا
علی حیدر سیونا یار سیونا یار سوہسا ،لوک اینویں ہی دھماں پا وسیا

خ خلق خدا دی علم پڑھ دی، سانوں ا کا مطالعہ یار دا اے
جتھاں کھول کے عشق کتاب ڈٹھی، صیغے صرف دے سبھ وسار دا اے
جتھاں یار دے ناں دا سبق پڑھیا، اتھے جائے نہ صبر قرار دا اے
حیدرؔ! ملاں نوں فکر نماز دا اے، انہاں عاشقاں طلب دیدار دا اے

د دور نیڑیوں دور پیارا اتے شہ رگ تھے بھی نیڑے وتے
کھیڑے نوں پُر کھیڑے نہ کر، چھوڑ دے قاضی بکھیڑے وتے
رانجھن ہیرے تے ہیرے رانجھن، ہک نوں کون نکھیڑے وتے
اوہ گُھتی تر ٹی اج کل حیدرؔ! صندل نال گیہڑے وتے

د دھوڑ تساڈڑے راہ دی ہاں سرور کرو بھاویں دور کرو
پدل دھوں غماں دے سیاہ کیتا پُر نور کرو بھاویں دور کرو
میں تِسی شراب وصال دی ہاں مخمور کرو، بھاویں دور کرو
حیدرؔ! کوجھی کمی توڑ دی ہاں ، منظور کرو بھاویں دور کرو

د دس کھاں رانجھنا اج مینوں، ناد عشق وجاونی کس دی
کیڑھی سک نے ہیر نوں پٹیا ای، اُٹھ پلنگ توں بیلے نوں جانسی
بے دس سیدا کھڑا ویکھدا اسی، کیہڑے جادو نے اوس دی منگ کھسی
قدرت ویکھ خدا دی حیدرا! وے، عقل وچ دلیلاں دے جا پھسی

د درشن تیرے نے درس بھلائے ، ملاں مفتیاں ، قاضیاں نوں
صرفی نحوی بھل بھلجاندے ، پڑھن مضارع ماضیاں نوں
خط تساڈے دی خط جو ڈٹھیاں ، بھلے بیاض بیاضیاں نوں
حیدر یار دے درش کیتاں ، بھلے نفل نماز نمازیاں نوں یا

دلے دا محرم رانجھا ، کیں کوں میں کوک سناوناایں
آلباں اُتے جند کھلوتی ، آو پیاریا جے آونا ایں
عمر وہانی کانگ اڈیندیاں ، اوڑک پھیرا پاوناایں
حیدر دے سنیوڑا مینڈا جو ، بہنا مکھ اکھاتا ایں

د ذرا سنیہوڑا دیویں دے پاندھی ، جے اوہ سورج مکھ ونجے
دُکھاں دیاں گالھیں لے تک چکی ، جے مکھاں دی مینڈڑی تک ونجے
سورج مکھی تکیندی کھلی تھیوے ، طالع سورج دکھ ونجے
سورج حیدر! پیرنوں پچھاں ، سورج میتھوں نہ لک ونجے

ذ ذکر تیرا دن رات مینوں ، جیویں حافظاں حفظ قرآن دلبر
تیرا ناں لیندا پھراں وچ گلیاں ، جیویں پنڈتاں پوتھی پران دلبر
تیری دید سعید ہے عید کولوں ، مکھ چندر ماہ رمضان دلبر
روزہ بھن حیدر دا دہ درشن دیکھ چند ہوواں شادمان دلبر

ر رگ رگ میری تے لوں لوں میرا دھڑ دھڑ کریندی رگ
انہہ ذکر محبوب میرے دا اصل ذکر کریندی رگ
ایس آتش بھاہ النبے دی کولوں گرمی نال جلیندی رگ
جیہڑا طبیب شفا دا حیدرؔ! اوہا طبیب ملیندڑی رگ

ر رانجھا مینڈے وچ لکیا بیٹھا، میں باہر بہہ کیوں بھالنا ایں
اکھ کھول کے ویکھ آرسی نوں، وچ آرسی دے کھڑا پالنا ایں
ہیر پھاتی کھڑی وچ کھیڑیاں، وچ پنجریوں کیوں نکالنا ایں
لوگ کھڑ کھڑ ویکھیں دے حیدرؔ! بنی جان تے کوئی نہ ڈھالنا ایں

ز: زرا (کذا) خیال نہ رہے اس نوں، جو جمال تیرے دا خیال کرے
جے ہک ذرا پہاڑ نوں پوندا، ذرہ ذرہ مثال کرے
"خرِ موسیٰ صَعقاً" ہویا، "رب ارنی" سوال کرے
علی حیدر درشن منگ متاں توڑے "لن ترانی" سوال کرے

ز زلف تیری کالی ناگنی اے، دوروں ویکھ یتیماں نوں ڈنگدی اے
بھکھی ناگنی تے لہو عاشقاں دا، ذرا پیون نوں مول سنگدی اے
پی پی جاوے بس نہ کرے، جند جان پیار تھیں منگدی اے
علی حیدرؔ! پیارے دا سایہ ڈاڈھا، جیں دی شوخی تے چال پتنگ دی اے

س سبھا گھولی تیتھوں رانجھن توڑے ناں ہک گفتار کریں
اس گھنگھٹ دا لڑ چھک اتاہاں ناز دِسدا پیار کریں
وچ سیالیں دے بیٹھ کرائیں چا نمانی دی سار کریں
دوئے دو آرے رُلانہ حیدرؔ! اپنے دُر مختار کریں

س سُتیاں گئی ساری رین میری، پر بھات ہوئی جانی آیا نہیں
کُپڑی تیل پھلیل دی بھری رہی، مہندی بھنی رہی رنگ چایا نہیں
کول پھلاں دا ہار پورا رکھیا، کڑتا گیا گل پایا نہیں
علی حیدرؔ! ایہہ نیہنہ کیہا لگا، اساں ہک گھڑی سُکھ پایا نہیں

س سچا عشق کدے مردا نہیں، سگوں قبر اپر ہر کوئی دیوا بال دا اے
رانجھا تخت ہزارے دا بھانویں مالک، آخر جھنگ تے ہیر سیال دا اے
مرے جہان تے ڈبے جگ سارا، کم رب آپ سنبھال دا اے
کوئی داتا نہیں رب ورگا، لکھیا حیدرؔ! نے قول ایہہ حال دا اے

س سوہنیاں دی ویکھو چال سہنی، سوہنے ہو کے دلاں دے چور دے نے
مڑ مڑ دیکھنا بھلا کیوں نچگا، سانوں وانگ پتا شیوں کھور دے نے
دل دے دتا ہور کیہ منگن، رت چوس کے بھلا کوئی چھوڑ دے نے
علی حیدرؔ! رسم ایہہ نہیں چنگی، دل لے کے کدے کوئی موڑ دے نے

س سفنے اندر رانجھن ڈٹھا ، جیوں چاکاں دا سردار لگے
بیلے والیاں مجھیں سبھ اوتھے ، سجیا جیوں دربار لگے
ہیر کھڑی رت نیر وہاوے ویکھن نوں اوازار لگے
سوہنیاں اندر حیدرؔ! بیٹھا جیوں ازلاں توں بیمار لگے

س سوہنیاں دی کائی چال سوہنی، کوئی سبھ چال مروڑ دے نیں
گھن کریندے چھنڈ کریندے چال چھناور چور دے نیں
پب چھمکیندے تے پیر مریندے، بندش وانگ لاہور دے نیں
حیدرؔ! دِل دی دلّی لئی ، ہُن نیت دینوں موڑ دے نیں

س سدھے راہ دا عشق جو درس دیندا، آکھے یارنوں چھڈے سب جھیڑے
کدی بھٹکدے نہیں اوہ راہ سدھے، آکھامن دے نے رب دے لوک جیہڑے
وانگ واگیاں جنہاں عمر گذری ، عمل اوس دا آوسی کم کیہڑے
بیڑی تر جاندی اونہاں بندیاں دی حیدرؔ! وسن گے یار دے مُڈھ ویڑھے

س سرا جہان سبھو ، اک رات گزاری تے اُٹھ چلے!
ایہہ ساہ دمامڑا کوچ دا ای اِک رنگ پئی لد اٹھ چلے
ایہہ ٹلڑیاں زنگار پئیاں سن ، گنڈھڑیاں بنھ رُٹھ چلے
اک تکھڑے تے اِک مٹھڑے ساتھی ، حیدرؔ! ساتھیں پھُٹ چلے

س سوال جواب تھیں سواری چھٹے ، جہیڑے عشق دی تیغ شہید ہوئے
جا کے رل پئے نی فوج اماماں والی اوہ تاں اک دیدار خرید ہوئے
عالم تے فاضل شاگرد انہاں دے ، کجھ پیر تے کجھ مرید ہوئے
جنہاں عشق دی رمز نہ لدھی او حیدر ، اوہ فرعون ہزید پلید ہوئے

ش شوق ہو یا تینوں ویکھنے دا، تیڈری زلف نے منہ چھپا لیا
اک بھڑک اٹھی دوجے توں رُٹھی ، غیراں نے تیکوں ولا لیا
مینڈی لگی نوں سارے لوک جانن، جانی کیوں توں منہ وٹا لیا
حیدر! جند لباں تے آگئی اے ، دوتی لوکاں نے کیوں بلا لیا

ش شوہدیاں دے سراتوں سایہ زلف تساڈی دا ڈھل نہ پوے
ایسے زلف ول تساڈی نوں ول پوے اتے متھے تے ول نہ پوے
ایہہ سیون بجلی تسادی دا ڈھولن کیوں وت چیر بدل نہ پوے
عاشق آکھن عاشق ناہیں ، لسکن تیغاں گل نہ پوے
پتنگ سدا ون کوڑا حیدر! ، دیکھ چراغ تے جل نہ پوے

ط: طرف تساڈڑے راہ دی، اکھیں لکیاں اینویں عمر گئی
ڈھوڑ تساڈڑے راہ دی ، پل پل تکدیاں اینویں عمر گئی
بھل بھلا وڑے تیڈے اٹھ اٹھ، ویکھدیاں اینویں عمر گئی
طرف تساڈڑے راہ دی تک تک ، تھکی آں اینویں عمر گئی

ظ ظہور کیتا تیڈی خوبی ، باغ چمن سبھ آرسیاں
گل گل رنگ بہار گلستان سرد سخن (کذا) سبھ آرسیاں
مونہہ مہتاب تے سُنبل زلفاں، سیم بدن سبھ آرسیاں
حیدرؔ! کون جو حیرت اندر ، ویکھ سجن سبھ آرسیاں

ظ ظاہر تینڈے نوروں بجلی ناہیں تے کالا دھاگڑہ اے
تینڈا حُسن ہار دا آبا تاہیں تے باکرہ پھاگڑہ اے
تینڈے زوروں شیر زور آور ناہیں تے سگ بے وہ گڑہ اے
علی حیدرؔ! تینڈے شعر کنوں ایہہ چوڑہ دِلی آگرہ اے

ع عشق جیند ادھڑے (کڈا) خیال پیا کھیڈ اہلدیاں بھلدیاں بھل گئیاں
سرمہ پایا سی یار وے ویکھن نوں ہنجو ڈلدیاں ڈلدیاں ڈل گئیاں
سیدھی سجائی سی اتر فلیل (کذا) والی زلفاں کھلدیاں کھلدیاں کھل گئیاں
علی حیدرؔ! سوہنا یار مِلے، ہڈیاں رلدیاں رلدیاں رُل گئیاں

ع عاشق حقہ دل دا چھکن، رگل دے لوک چھکیندڑے نی
تن تمباکو تے من گوڑا کو سر انگار دھریندڑے نی
ساہ دا ڈٹا دل دی نڑی تے رمزاں نال بُڑکیندڑے نی
عاشق چھکن دل دا حیدرؔ! دم دم نال رکھیندڑے نی

ع عاشق سولی تے چڑھنا پسند کردا، بھیت کھل دا نا ہیں حاجیاں نوں
بھیڑا عمل شیطان دا کم ہوندا ، لعنت ای دی کردا پاجیاں نوں
دھان دھن تے شہرت پسند ناہیں، کجھ لوڑ نہیں انہاں نمازیاں نوں
سجدہ دھو دیوے بُرے عمل حیدرؔ! فرشتے کرن سلام غازیاں نوں

ع عشق دی جہنوں چٹیک لگی ، کم کار سبھو بھل جاوندے
کھان پین اوس حرام ہویا، ککھاں وانگ گالیاں وچ رُل جاوندے
صدق نال یقین دے رہن پکے، یوسفؑ وانگرا ٹیوں تُل جاوندے
ہستی حیدراؔ! اوس دی نیستی ہے، پانی وچ پتاسے دے گھل جاوندے

ع عشق دا سفر ہے بوہت اوکھا، عاشق ٹردے ٹردے چُور چُور ہووے
اوکھی گھاٹی ہے ہجر فراق والی، آسان ہوسی جے نظر منظور ہووے
کدوں آوسی دردِ ونڈاں والا ، کدوں ہوسی معاف قصور ہووے
گھڑی اوس نوں حیدرا پیا اُڈیکاں ، دکھ درد جدوں دور ہووے

ع عقل تیتھوں دور ہوئی، اوہ تے نت تینوں سمجھاوندی اے
مرلی بانس دی تیتھوں بہت چنگی جیہڑھی گیت محبوب دے گاوندی اے
شاخوں ٹٹ کے آئی ہے ہتھ تیرے، قصہ دردِ فراق سناوندی اے
ہجر یار دے وچ پئی حیدرا دے ، روندی تے کرلاوندی اے

ع عشق نے ماری اے مت تیری، نہ سنی آں نہ بولنی ہاں میں
نہ کجھ چنگا نہ مندا لگے، ٹٹی وانگ پتنگ دے ڈولنی ہاں میں
میڈے یار نے پیچ کے گنڈھ دِتی، ہتھ جوڑ کے ہن میں کھولنی ہاں میں
بوہا توڑ کے ہجر فراق والا، حیدرؔ! نسن لئی پر تولنی ہاں میں

ع عشق جنہاں دے خیال پیا، مسجد چھوڑ کتاباں نوں ٹھپ گئے نی
کاغذ پاڑ کے چالو یراں کیتے، قلم تروڑ دوا تاں نوں کپ گئے نی
اگے فقیر دیوادی کندھ آہی، چھالیں مار اُتوں سارے ٹپ گئے نی
رنگن چڑھی وے حیدر رسول والی، جینہاں رُپناں سی سوڑپ گئے نی

غ غلہ کیہا انہاں اکھیاں دا جھیہڑیاں ٹوپے رمن رمن پیہہ دیاں نی
پیہن آٹا کڈھن دانے ایہہ، نشانیاں نیہہ دیاں نی
چھم چھم چمکاں مارن لاٹاں جھڑیاں رات تے ڈینہہ دیاں نی
حیدرؔ! دس لاڑیاں ایہہ کنیاں کھڑے مینہہ دیاں نی

غ غریب دی بات بھی نیک بھوں پر عشقے دی چیٹ انوکھڑی اے
اٹھاں گھوڑیاں دے اپر سیر چنگی پر شیر دی لیٹ انوکھڑی اے
جن تے پری دا سایہ بھوں پر دیودی پھیٹ انوکھڑی اے
عاشق داغلام دے حیدر، معشوق دے ریت انوکھڑی اے

غ غریب نمٹنی گولی ،رانجھے دے دست وکاٹنی آں میں !
رانجھامہیں نوں چارلیاوے،تاں رڑھکاں مٹ مدھکاں مٹ مدھنیاں میں
مینوں تے تیڈے ناؤں دی عزت، نہیں تاں کون ٹماٹنی آں میں
اوگن بھی گن جہے وے حیدر ، جے رانجھن من بھاٹنی آں میں

ف فکر نہ ریہا تے گھنگھٹ کیہا، تے گھنڈ اٹھالے واسطا ای
مُکھ تیڈے دی جھک اسانوں، تے جھم نہ ماریں او واسطا ای
دِل اساڈا ڈردا جاندڑا، اتے پکڑ کھلاریں او واسطا ای
جام وصل دا دیویں حیدر! ، اتے سینہ چا پھاڑیں اِو واسطا ای

ف فالاں پونڈری نت بھراں، مئی تینڈڑا راہ تکنی آں میں
اکھ پھٹ کے تن جند پوے ،کاؤں کوٹھیاں اتوں اڈینی آں میں
چرخہ گھوکے تے ماہل پولیندی ،سُن سُن جیو دھرینی آں میں
علی حیدر آکھیں ڈھولن نوں ،کئی کرکر حیلڑے جینی آں میں

ق قاف کجل بھنے نین سیاہ آئے ہاتھ مست نگاہ ولے
اس دے نین تے پکاں جھالن دید کرن چڑھ شاہ ولے
میری بانہہ ہاتھی دے منہ وچ کڑ کڑ چوڑیدا گاہ ولے
ایسے چھتے نی چھت مہارت کنڈل وھت دھت کرن فناہ ولے
سیو پل پل کردا خونی ہاتھی مِل مِل مار دا راہ ولے

ک کیہ گل کریں اس زلف سیاہ دی ، دور دراز کہانیاں نیں
کئی راتیاں لمیاں کالیاں نیں، ہکے تار دے وچ سمانیاں نیں
کئی عمراں خضر پیغمبر والیاں، ہک دن دے وچ وہانیاں نیں
تل کالا صفا داتاں ڈاڈھا بھی، ایہہ چھلے حیدر! کالیاں کہانیاں نیں

ک کجھ نہ ساں کجھ تھی پئی آن، سڈ ''کن'' دی پھدا اٹھائی آں میں
''انسانت'' اگے ہسیاں اتے پکڑ ''الست'' نوائی آں میں
''صم بکم عمی'' بیساں اتے طوطے وانگ بلائی آں میں
حیدر! راز اوسے نوں معلم، جس قدرت نال بنائی آں میں

ک کیہ گل کریں ایس زلف سیاہ دی، دور دراز کہانیاں نیں
کئی راتیاں لمیاں کالیاں نیں ، ہکے تار دے وچ سمانیاں نیں
کئی عمران خضر پیغمبر والیاں ، ہک دن دے وچ وہانیاں نیں
تل کالا صفا داتاں ڈاڈھا بھی، ایہہ چھلے حیدر کالیاں کہانیاں نیں

ل لاہ دوپٹہ مزاج والا، اک وار دیدار دکھا گیا
'فلما تجلیٰ'' دا جلوہ دے کر، طور پہاڑ جلا گیا
پہلے ''لن ترانی'' پھر ''سوف ترانی'' اِنی اَنا اللّٰہ'' کہا گیا
''خر موسیٰ صَعقاً' وے حیدر، نی اوہ مست بے ہوش بھلا گیا

ل لمیاں زلفاں والیا وے، گل کیہڑی اتے ساتھوں دغا کیتا
لال لباں دی قسم اے تینوں، وعدہ کر کے دس نبھا کیتا
لوکاں بھانے توں یار اے میڈا ، وعدے دا وعدہ سوا کیتا
مشکل گھات اے حیدر! بھاری ، برہوں دی اگ نے تباہ کیتا

ل لکیاں اکھیاں رہن ناہیں کسے شہر محبوب دے وسیے جی
اوہ جگہ کیہڑی جتھے عشق ناہیں، دنیا چھوڑ کسے دل نسیے جی
کچی نار دے نال نہ نیوں لائیے، ہوچھے یار دے نال نہ ہسیے جی
دل وچ کھوٹ رہے موہنوں ہس بولے، کچے یارنوں بھیت نہ دسیے جی
علی حیدر! میاں دِل اک ہووے، بھانویں سوکوہاں اُتے وسیے جی

ل لگڑی چوٹ فراق والی، میںنوں دیوے گا کون دلاسڑا جی
ایس عشقے دی جوک انج لگی، رت رہی نہ وچ ماسڑا جی
خوشی ناؤں دی ہر گل بھلی ، گھس لیا میتھوں ہاسڑا جی
پوٹا پوٹا ہو یا زخمی ، سارے جسم تے پے گیا لاسڑا جی

ل لکھاں نال خون جگر دے ، تیں دل چٹھی چٹھیاں دے
بھکھ نہیں ایہہ راہ پئے ، اِنہاں سبز کبوتر لٹھیاں دے
رت وسݨ اکھیں دھن دھن ، راہ نالڑے پاندھیاں کٹھیاں دے
حیدر! چھالے تارے چھلکݨ ، اس راہ پیراں کٹھیاں دے

م مذہب کیہ پُچھنا ایں قاضیا وے ، میڈا رانجھن رکن ایمان دا ای
عشق امام نماز محبت ، مرلی حرف قرآن دا ای
سبھ وقت رکوع سجود وچ رہندے ، ایہہ سجدہ تے رب رحمان دا ای
علی حیدرؔ! ہیر رانجھنے دی آہی ، اینویں کوڑا وہم جہان دا ای

م محمد صلی علیٰ ہر دم سانوں تینڈا آسرا ہے
اوسے دیا امید اساں نہ عملا دا بھروسہ ہے
اوہدے ہی دربار دے سائل ہتھ اساڈے کاسڑا ہے
دیوے دو جگ تانہ ولے ، حیدرؔ! اے تاں ہنجواں آلا ہاسڑا اے (کذا)

م ماہی میڈا جتھوں لنگھ جاوے ، مٹی اوتھے دی پیاری لگدی اے
سرمہ سمجھ کے پاواں میں وچ اکھاں ، کھل پاوے بھاویں سارے جگدی اے
وارے جائیے انہاں عاشقاں دے ، جیہڑے دین قربانی سارے جگ دی اے
بھاہ لاستاں اَج میں حیدرؔ! ، لاج روک دی اے مینوں پگ دی اے

م ماں دی قدر نوں اوہ جانے ، نکی عمرے جیہڑھا یتیم ہووے
دارو اوس توں لیئے علاج خاطر ، جدی پشتی جیہڑھا حکیم ہووے
کاروبار دی ہووے اڑان بوہتی ، جیدھا کھنگھ تے گھا گھ منیم ہووے
نیاں اوس دا حیدرؔ! جگ منے ، جیدھی عقل تے طبع سلیم ہووے

م میں اپنے آپ وچ گواچ گئی آں ، رل مل کے لبھ دیو مینوں
کُھرا نپ کے رانجھن نوں جا پچھو، جتھے دسے اوتھوں کڈھ دیو مینوں
قورکھٹ رکھی کاستے یارو، میں نہیں مرنا بھانویں دب دیو مینوں
لُک چھپ دی کھیڈ اے حیدرا! اوسدا جیون دی رمز لبھ دیو مینوں

م مینوں لے چل تخت ہزارے، پٹ ایہہ کھڑیاں دی جڑھے وتے
کھیڑے نوں پر کھیڑے نہ کر، چھوڑ وے قاجی بکھیڑے وتے
رانجھن ہیرے تے ہیرے رانجھن ہک نوں کون نکھیڑے وتے
اوہ کھتی ترڑی اج کل حیدر ، صندل نال کہیڑے وتے

م میں تاں کجھ نہیں منگاں کیونکر وے، ایہو منگ تھیتھوں منگنی آں
اوہلے منگدی منگاں منگتا میں ،آہاں مانگتا تیتھوں سگنی آں
میں جیہی ہاں تیہی ہاں تیڈی منگتی ،بودلی بھاویں ملنگنی آں
حیدم میں ہن ضوگن ہوساں ، گیری جامے رنگتی آں

م محمدؐ صل علیٰ دا ہر دام ، سانوں آسرا اے
اوسے دی امید اساہاں، عملاں دا نہ بھرواسڑ اے
اوسے دے دربار دے سائل ، ہتھ اساڈے کاسڑا اے
اوسے دے دلاسے حیدر! ہنجھواں والا ہاسڑا اے

ن نار دے نال جدا اکھ لڑے ، سچ آکھیا عشق دبا رکھے
لوبھ لالچ کولوں جے بچنا اے ، دنیا ویکھے نہ مشک چھپا رکھے
چنگا رہندا اوہ دکان والا ، جیہڑھا دھمی وِدھ جما رکھے
چور ڈاکو کولوں بچے حیدرؔ! سونا رات نوں جیہڑھا لکا رکھے

و ویکھاں حُسن جمال اوہناں سوہنیاں دا، کیا کجھ ہتھ نہ آوندا ای
نہ اوہ رنگ نہ صورت، پر خوبصورتاں تھوں اُٹھ دھاوندا ای
جے وت ہووے اکھیاں کیوں، گُل نرگس بھاہ نہ لاوندا ای
اوہو بے رنگ حیدر آکھ نہیں کوئی لوہڑا کنج سناوندا ای

و ویکھیا جد میں آرسی نوں، اوہدے وچ تے میں ہے نہیں سی
من رِکن گیا، کدھر گیا یارو، رِکس کپر دے وچ پھتا ہے نہیں سی
ایس عشقے دی ریت انوکھڑی اے کیہڑی اوکڑ چ دھیا نہیں سی
بھال کرکے حیدرؔ! ویکھ کدھرے، ہِتے رانجھن نے اوس نوں پھدیا تے نہیں سی

و وڈیائی اسانوں ہووے جے آنگن پھیرا پائیں میاں
منہہ مہتاب سُہارا مینوں ، جے اک وار وکھلائیں میاں
اپنا قول سنبھال پیار یا ،توں سائیں دے نام بچائیں میاں
حیدر یار پیارے تائیں مینوں آن ملائیں میاں

دیکھے آپ نوں وکھائے آپ نوں ، اساں دا اینویں بہانڑا ای
اتے اپنی صورت مائل جانی ،آرسی کنوں بیگانڑا ای
وچ لیلیٰ دے کرے تماشہ ،اپنا قیس دیوانڑا ای
حیدر آپے لکھے تے آپے واچے ،اتے قاصد تے پرانڑا ای

ہ ہر ذرہ سجن دی آرسی، پر انہاں سوہنیاں وچ جلوہ گھناں
خودی ناز گمان کنوں اٹھ بھوندی، بے رنگ روپ دا پھلوہ گھناں
دینہ دیوے سنہری تاریاں دل ، پر موہنہ دل بجھے جلوہ گھناں
ہر مچھی بچھی دریا دیا، پر بچھی حیدرؔ! پلوہ گھناں

ہمزے دے سر لام نفی دا، لکھیا ڈنگرے کام دا ای
ہن نیوں نیوں کرے سلام تواضع مائل تیڈے نال دا ای
وچوں آونا ای سدھا الف تینوں واسطہ اپنے نام دی ای
اے علی حیدرؔ! شیر خدا ، خسمانڑا ایس غلام دا ای

ہ ہوش نہ چھڈی عشق تیرے نے ایس وچ بوہت دلگیریاں نیں!
جنہاں عشق دی چولڑی رنگ لئی، اونہاں چٹیاں چادراں چیریاں نیں
بادشاہاں دے پتر کنگاہ کیتے جنہاں ملیاں چا فقیریاں نیں
علی حیدرؔ! اوے جتھے عشق رہندا او تھے رہندیاں نہیں امیریاں نیں

ہجر ساڑ دیوے بھاویں پھوک سُٹے، میں وی جھنگ سیال دی جٹی آں میں
رانجھا میڈا، میں رانجھے دی، عشق نمانے دی پٹی آن میں
میں لوریاں بوچھن وانگوں، وچ روڑی تے سُٹی آں میں
ململ دھواں میل والے دی حیدرؔ! میں تے عشقے دی پٹی آں میں

ہجر فراق دی چوٹ ایسی، جیہنوں لگدی اوہو ای جاندا اے
عشق شہت مٹھا جیہنوں راس آوے، فیر اوسےنوں سولی چڑھاوندا اے
نیند اُڈ جاندی چین رُس جاندا، یار ویکھ کے خوشی مناوندا اے
حیدرؔ! یار دی عجب ادا ویکھی، وچ چنھ سٹا کے آزماوندا اے

ی یاری لاون دا کیہ فیدہ، ککھاں وانگ میکوں اڈا دِتا
نہ میں کار جوگا، نہ ہار جوگا، وچ ویلن میکوں پھسا دِتا
میکوں موت بھلی جے آونجے، رت ہنجواں کیوں رُلا دِتا
پتھر دل نہ ہووے کوئی حیدرؔ! ہجر تیرے زہر کھلا دِتا

یا رب بخش گناہ اساڈے واسطہ یار دا ای
اوس خاص بندے آننے دا اوس عالم دے سردار دا ای
اتے بھی واسطہ اُس دی آل دا، اتے وت اصحاب کبار کبار دا ای
ابو بکرؓ عمرؓ، عثمانؓ دا ای، اتے حیدر علی قرار دا ای

# پہلی سی حرفی

الف اللہ دا آرا مینوں تاں ہی ہاں تنگ بھرتگڑا میں
نام اللہ دے اگے سدھا، تے لوکاں دے اگے جے ڈنگرا میں
داوٗ دی ہے میں لنگی بدھی، اتے کیتا الف دا لنگڑا میں
حیدرؔ! توڑے میں ڈنگڑا کیڑا کڈھیا داوٗد رنگڑا میں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

الف ایتھے اوتھے اساں آس تینڈی' اتے آسرا تینڈڑے زوردا ای
مہیں سبھ حوالڑے تینڈڑے نی ،اساں خوف نہ کھنڈڑے چوردا ای
تو ہیں سوال جواب سّبھو سائوں ہول نہ اوکھڑی گور دا ای
علی حیدرؔ! نوں سِک تینڈڑی اے ،تینڈے باجھ نہ سائل ہوردا ای
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں .اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ب باجھ تینڈے کون باجھ کرے ،تینڈے اگّے کون وسیلڑا اے
تینڈے باجھ میں تاں نت رہاں کھڑی ،رنگ رتڑا سانولا پیلڑا اے
کرِ باہوڑی تے سُن کُوک میری ،مینڈی پسلی دے مُڈھ ویلڑا اے
حیدرؔ! یار ملے تاں میں جیواں ،دارو جیونے دا ایہا سیلڑا اے
الف اَن بَن اِن دِن .اُن بُن تھیں ،اِک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ت تاریاں لاریاں تینڈیاں نے، مینوں لاریاں لاریاں ماریاں نی
ہیر جیہیاں سے گولیاں گھولیاں نیں، صدقے کیتیاں تے تیتھوں واریاں نی
چوپڑ مار تروڑن پاسے ، دتیاں ہڈیاں ساریاں نی
حیدرؔ! کون کھلاریاں تیتھوں ، اساں جتیاں بازیاں ہاریاں نی
الف اَن بَن اِن وِن اُن بُن تھیں، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ث ثابت دین اساڈڑا ای ، کیوں رانجھے دا عہد پچھان نہیں
دھاں دھاں دمامڑا عشق والا، میں کون لیلی دے وانگ وجان نہیں
مینوں ایس میدان رلا توڑے، کیوں مجنوں دے وانگ پچھان نہیں
علی حیدرؔ! یار پیارڑے نوں، مجلس وچ مینڈے ول دھیان نہیں
الف اَن بَن اِن وِن اُن بُن تھیں، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ج جمال تُساڈڑے دی مینُوں، سک سینے وچ اڑک لگی
ارک کہے کاٹی بھا تر کھڑی، سینے دے وچ بھڑک لگی
لاٹ چراغ تُساڈے دی مینوں، بجلی دے وانگ کڑک لگی
حیدرؔ! توپ برہوں دی چھٹی آ، اچن چیت تڑک لگی
الف اَن بَن اِن وِن اُن بُن تھیں، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ح حیلڑے سبھ بتا رہی ، رُٹھا یار منددڑا مُول ناہیں
بُلبُل وانگ میں گیت سُنا رہی، ایہہ تاں مُول کھڑ یندڑا پھول ناہیں
ایس رستے نوں میں سودھ رہی ،ہتھ آوند عرض تے طُول ناہیں
علی حیدرؔ! او ہلاں میں تک رہی ، اجے ہوندی عرض قبول ناہیں
الف اَن بَن اِن دن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

خ خُدا اساڈڑا بھی ہے جے ، لوک کھیڑیاں دی دھیر کرے
قاضی میں ویکھاں جے ویکھ کتاباں ، آدم کیا تدبیر کرے
ہیر تے رانجھے دا ہک وجود کیونکر کوئی دو چیر کرے
حیدرؔ! ماں نوں مان ہے کھیڑیاں دا، اتے رب دا آسرا ہیر کرے
الف اَن بَن اِن دن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

د دے دا محرم رانجھا ، کیہنوں میں کُوک ستاوتا ایں
آلباں اُتے جند کھلوتی ، آؤ پیاریاجے آوتا ایں
عُمر وہانی کانگ اڈیندیاں ،اوڑک پھیرا پاوتا ایں
حیدرؔ! دے سینہوڑا میندڑا جو ، سوہنا مُکھ وکھاوتا ایں
الف اَن بَن اِن دن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ذ ذکر تُسا ڈڑا مٹھڑا اے ، مینوں شکر قند بنات کنوں
گاہل مٹھڑ یمٹھڑی ڈھولن دی ، مینوں مٹھڑی آب حیات کنوں
سیّاں دے وچ سہاگن تھیواں ، جے کرم کریں اِک رات کنوں
حیدر! نوں جے چا نوازیں ، تاں ڈور نہیں تینڈی ذات کنوں

ر رحم پوی مینڈے حال دے اتے ، جے دل تینڈڑا سنگ نہیں
میں سانولی پیلڑی نہوں کنوں، اتے اکسیر دا ایہہ رنگ نہیں
کیوں وت قاضی قُرآن نہ چایا ای، جے ہیر رانجھن دی منگ نہیں
علی حیدر! قاضی بھی بھلدا اے، کالجی ہور ہیرے ناٹوں جھنگ نہیں
الف اَن بَن اِن ہن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمزمیاں

ز زاریاں کرکر تھک رہی ،ہُن میں بھی تے نازکریاں نی
کالڑا نانگ خزانڑے تے ہُن ، میں تے بھی زلف کھلیاں نی
بجلی دے رنگ ناز کنوں ، ہن متھے تے ول پوئیاں نی
حیدر! بھی ایہہ تماشڑا دیکھے ، کیونکر یار چھکیاں نی
الف اَن بَن اِن ہن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمزمیاں

س سرا جہان سمّھو،اِک رات گزاری تے اٹھ چلے
ایہہ ساہ دماںڑا کُوچ دا ای،اک رنگ پُی لد اُٹھ چلے
ایہہ ٹلّڑیاں زنگاز پئیاں سن ،گنڈھڑیاں بنھ رُٹھ چلے
اک تکھڑے تے اک مٹھڑے ساتھی ،حیدر! ساتھیں پُھٹ چلے
الف اَن بَن اِن ہن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمزمیاں

ش شراب دے مست رہن کیہ، نین تینڈے متوالڑے نی
سُرخ سفید سیاہ دو بتالڑے ،باجھ کجل اینویں کالڑے نی
نالِ نگاہ دے مست کرن کیہ ، چینی دے رنگ پیالڑے نی
حیدرؔ! چھک چھک تیر چلیندے کیہ ظالم مارن والڑے نی
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ص صبر ناہیں کاٹی زہر دی بُوٹی ،ہلمل اساں پیوتی ایں
اساں رضا تُساڈڑی منّی ،تھیوے پیا جو تھیونی ایں
سوزنِ پلک نگاہ دے دھاگے ،زخم اساڈڑے سیونی ایں
حیدرؔ! جند پیارے اُتوں ،میں صدقڑے کر دیونی ایں

ع عنایت رب دی ہووے ،اینویں ہی فضل کریندا چا
تخت ہزارے توں رانجھنِ سدکے ،ہیر سیال ملیندا چا
واہواکم اللہ دے حیدرؔ! ،آپے جوڑ جوڑیندا چا
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

غ غریب نمانڑی گولی رانجھے دے وست و کافی آں میں
رانجھا مہیں نُوں چار لیا وے ،تاں رڑھکاں مٹ مدھاتیں میں
مینُوں تے تینڈے ناؤں دی عزّت ،نہیں تاں کون نمائی آں میں
اوگس بھی گن جہیدے حیدرؔ! ،جے رانجھن من بھائی آں میں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ف فالاں پوادڑی رَت پھراں ، پئی تینڈڑا راہ تکنی آں میں
اکھ بھڑکے تن جند پوے ، کاؤں کوٹھیاں اُتوں اُڈینی آں میں
چرخہ گُھوکے تے ماہلبولیندی ، سُن سُن جیو دھرنی آں میں
علی حیدر! آکھیں ڈھولن نُوں ، کئی کر کر جیلڑے جینی آں میں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ق قُدُوری تے کنزہدایہ ، میں پڑھ پڑھ کے بجھ کجھ رہی
رو قدح کر بھیت معافی ، میں رمزوقیقے بھی کجھ رہی
فکراں بوہت دلائل دے وچ ، ایہہ دل میرے سمجھ رہی
حیدر! نوں لگا مینڈے دل نوں ، تاں جھیڑا جھگڑا گُجھ رہی
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ک کیہ گل کریں اس زلف سیاہ دی ، دور دراز کہانیاں نیں
کئی راتیاں لمیاں کالیاں نیں، ہکے تار دے وچ سمانیاں نیں
کئی عمراں خضر پیغمبر والیاں، ہک دن دے وچ وہانیاں نیں
تل کالا صفا داتاں ڈاڈھا بھی، ایہہ چھلے حیدر! کالیاں کہانیاں نیں

ک کدی تے مینڈا بھی اہیوں ، ہُن کیوں پیاریا نِتّا ایں
جے وت حال نہ پچھیں مینڈا ، تاں نال مینڈے کیوں ہسّتا ایں
رَت گلیاں نُوں ملّ کھلوویں ، رَت وہڑے وچ اسّتا ایں
حیدر! آکھ وفا کر ڈھولن ، کیوں دل مینڈا کسّتا ایں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ک کجھ نہ ساں کجھ تھی پئی آں، سڈ ''کُن'' دی پھدا اٹھائی آں میں
''انسانت'' اگے ہسیاں اتے پکڑ ''الست'' نوائی آں میں
''صم بکم عمی'' بیساں اتے طوطے وانگ بلائی آں میں
حیدر! راز اوسے نوں معلم، جس قدرت نال بنائی آں میں

ل لگی میئوں چاٹ چا کے دی، اتن وچ کتیندڑی نُوں
اوپر واریوں حجات جو پایو سُو، سیّاں دے وچ ہسیدڑی نُوں
رنگ کراندڑی سوہڑے بانے، سیالیں وچ سہیندڑی نُوں
حیدر! گل وچ تندڑی پایو سُو چرخے تند گھتیدڑی نُوں
الف اَن بَن اِن بن اُن بُن تھیں، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ل لیا لبھ ڈھولن نُوں، جے غیر کنوں دِل دُور کیتا
نال مظہری لام نفی دے، بھن بُتاں نُوں چُور کیتا
باجھ خدا اللہ نہ کوئی، اوسے رب ظہور کیتا
اُس دِل مینڈے نُوں روشن دے حیدر! پاک رسول دے نور کیتا
الف اَن بَن اِن بن اُن بُن تھیں، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

م مثال محمدؐ اگے، میں بانہاں بنھ کھلوتی تہاں
یا رب سِلک محمدؐ دے وچ لعلاں دے وانگ پروتی رہاں
سے سنگار تے سوہڑے بانے، اس دربار جو بوتی رہاں
اس دربار کنوں کیوں حیدر!، باجھ جواہر موتی رہاں
الف اَن بَن اِن بن اُن بُن تھیں، اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ن نگاہ عنایت کرتی ، ہک وار مینوں مُڑ بھالتا ایں
بِک سکیھندی تے مہر کریں ، ہک وار تاں مُکھ وکھاتا ایں
میں ڈے رکیتڑے دل نہ ویکھیں تُوں آپنا فضل سمھالتا ایں
حیدر! دیاں تقصیراں دا ،نامہ نال عنایت ڈاتا ایں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

و وڈیائی اسانُوں ہووے ، جے آنگن بھیرا پائیں میاں
مُونہہ مہتاب سُہارا مینُوں ، جے اِک وار دکھلائیں میاں
آپنا قول سنبھال پیاریا ، تُوں سائیں دے نام بچائیں میاں
حیدر! یار پیارے تائیں،مینُوں آن ملائیں میاں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ہ ہر ذرہ سجن دی آرسی، پر انہاں سوہنیاں وچ جلوہ گھناں
خودی ناز گمان کنوں اٹھ بھوندی، بے رنگ روپ دا پھلوہ گھناں
دینہ دیوے سنہری تاریاں دل ، پر مونہہ دل بُجھے جلوہ گھناں
ہر مچھی ہچھی دریا دیا، پر ہچھی حیدر! پلوہ گھناں

ہمزے دے سر لام نفی دا، لکھیا ڈنگرے کام دا ای
ہن نیوں نیوں کرے سلام تواضع مائل تیڈے نال دا ای
وچوں آونا ای سدھا الف تینوں واسطہ اپنے نام دی ای
اے علی حیدر! شیر خدا ، خسمانڑا ایس غلام دا ای

ہ ہوش نہ چھڈی عشق تیرے نے ایس وچ بوہت دلگیریاں نیں!
جنہاں عشق دی چولڑی رنگ لئی، اونہاں چٹیاں چادراں چیریاں نیں
بادشاہاں دے پتر کنگاہ کیتے جنہاں ملیاں چا فقیریاں نیں
علی حیدرؔ! اوے جتھے عشق رہندا اوتھے رہندیاں نہیں امیریاں نیں

ہ ہو اللہ تاں اوہو ہی اے ، جو ہر کوئی ذکر کریندا میاں
ویکھ ویکھاں دم دم دے وچ، ہو ہو تے پیا ستیندا میاں
ارض فلک تے چن سورج ، وچ ہو ہو دا نقش وسیندا میاں
حیدرؔ! اسم جو اعظم الٰہی ، سو ایہا ہو اکھیندا میاں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

ی یار پیارے نوں نت سدینی آں ، یا رب نت کوکینی آں میں
یا رب یا رب نت کرینی آں ، پیراں نوں نت سدینی آں میں
یا رب آن ملاوَ پیارے نُوں ، تاں دم کوئی جینی آں میں
حیدرؔ! آن ملائیں ، ڈھولن نُوں ، کئی کر کر حیلڑے جینی آں میں
الف اَن بَن اِن دِن اُن بُن تھیں ،اک سمجھ اساڈڑی رمز میاں

## سی حرفی ۲

الف ایہہ اولڑا نیزہ لگا، تیغ پریم دی گڈیاں میں
لعنت ایاہی مَیں کا گل ویکھاں، کہ مُورتاں کھیڈاں گڈیاں مَیں
ٹھنڈڑی دا پریم دی جُھلّی ، باجھ پراں دے اُڈّی آں مَیں
حیدر! ڈھولن جُھوٹڑے دیندا، وچ بھنگوڑے لڈّی آں میں

الف اوس سنہری پھنڑے دا دِل ڈنگڑا مینوں کمند تھیا
سونے دی والڑی کن دی نوں، مل اوہ کمند دو چند تھیا
زلف دے چھلیاں اندر بندھی، دل دا بند اوہ بند تھیا
حیدر پھاہی دا لڑیاں تھوں ، ہن بند دلے دا رند تھیا

ب برہوں رانجھن دی بھاہ تھیا، ویکھو وانگ کباب دے بھُنّی آں میں
جنج کھیڑیاں دی نُوں جاناں دِھیرے، گھونڈی تے گھتّاں اد یناں مَیں
ترم ترم وسّن رت دِیاں ہنجھوں ، بھوچھن کیتے چُنّیاں مَیں
حیدر! گھولیاں یاراں اُتوں ،اگے رافضی ہاں نہ سُنّی آں مَیں

ت تسبیح پڑھینڈیاں اکھیں، مینڈیاں ہنجھوں ٹکے نہ لڑیاں
وِرد وظیفہ اے مینڈے، تینڈیاں مِٹھیاں مٹھیاں کالڑیاں
بوندیاں بند کیتا دل مینڈا، تے کمند سنہری والڑیاں
حیدر! میں بھی تسبیحاں پڑھیاں، پھاہیاں مُلاں والڑیاں

ث ثقیل تھیواں اس نیتی جیوں جیوں روواں میں ہنجھ رتی
جھابڑی مینڈیاں اکھیاں دی، توڑے وسن پل پل رتی رتی
ترکڑی کیتے ناز تر کھڑے، ترکھڑیوں جند گھول گھتی
حیدر! مڑ کے وت نہ ملسن، ناز رتی اتے رت رتی

ج جگ جگ جیواں جُگ جُگ تھیواں، جُگ پیارے دے نال کدی
آلگی جند چھکاں پواں اُتے آ پیاریا سُرت سنبھال کدی
اسیں پیاسے تُساڈڑے پاسے دے، پاسا اساں ول ڈھال کدی
ساڑیاں وانگ سٹ نہ پاسے، حیدر! پاسے بھی جال کدی

ح حرام آرام تھیا، میتوں سُدھ بن پلک نہ پلک لگے
پلگ لگی میتوں پلک تُساڈڑی، بجلی دے وانگ جھلک لگے
پلک زیادہ پلکاں ظالم، بجلی تاں اکھیاں ڈھلک لگے
حیدر اینویں ویکھدیاں گذری، اج لگے کہ بھلک لگے

خ خمار ایہناں اِکھیاں نُوں، مینُوں وصل فراق سمادلہ
شاہ رگ توں بھی تیڑے ڈھولݨ ، دل کیوں شرق نُوں اولہ
ڈھولݨ وسدا وچ ولاݨ دے ، سوہݨا سینے وچ اُجھانولہ
حیدرؔ تروڑ تتی شاہ رگ تھیں، جے وت شوق اُتاولہ

د ڈھوڑ تُساڈڑے راہ دی ہاں ، جے وت خاک کمینی آں مَیں
اُڈ اُڈ شوق تھوں دامن لگاں، کیوں وت چھڈ ٹینی آ مَیں
دامن لگی دی شرم تُسانُوں ، گولڑی تینڈی سدینی آں مَیں
حیدرؔ مینہہ کرم دا وسّے، تاں پل وچ گُلشن تھینی آں مَیں

ذ ذات صفات تُساڈڑی، عزت ناہیں ناں کون کمینی آں میں
جے وت سونڈیاں سندیاں بہندیاں تینڈی سند کھیلتی آں میں
میں ضد لتھی بھی صدقے دینی آں میں سنداں دی ریس کرینی آں میں
شاہ عبدالقادر جیوے وے حیدرؔ، جیں دے آسرے جینی آں میں

ر رانجھݨ نال سہالڑے وانگوں ، دامن کڈھ پوینی آں میں
پلکاں دے سر گڑا گڑولی، بھر بھر رنت ڈولینی آں میں
چین کیوں پائیں متھے جے وت دامن پکڑ چھکینی آں میں
حیدرؔ در زال دامن وانگر ، لُک لُک سُنیہڑے سُنینی آں میں

ز زر وانگ دھاگ تُساڈڑی، باجھ سہاگ دے گالی آں مَیں
گاہلاں دی آتش زلف دی چھلِّیاں، گالی آں گھت گُٹھالیاں میں
کول ہوویں کیوں گولی ہوواں، جل کرئل وانگوں کالی آں مَیں
حیدر وانگ سُنارے وے رانجھنڑ، وَنھلی پھُوک کے بالی آں میں

س سوہنیاں دی کائی چال سوہنی، کوئی سبھ چال مردڑ دے نیں
گھن کریندے چھنڈ کریندے چال چھناور چور دے نیں
پب چھکیندے تے پیر مریندے، بندش وانگ لاہور دے نیں
حیدر! دِل دی دلّی لئی، ہُن نیت وینوں موڑ دے نیں

س ستیھوڑا گولیاں دا دیویں، پاہنڈے پیاریاں بیلیاں نُوں
گُل کراں پیرا ہن کیتے نی نیناں نرگس تے رویلیاں نُوں
کیتے نی چاک گریباں چُلتے، چنبے دے رنگ چنبلیاں نُوں
حیدر دیکھ کے تانگھ لگی، ایہناں لاڑلیاں اربیلیاں نُوں

ش شطرنج دی رگیٹی آں میں، میٹوں مان تے تانڑ تُساڈڑا اے
نہ میں گوٹ نہ گوٹڑی جاندی، گوٹ گمان تُساڈڑا اے
نہ میں جنگ نہ جِت نوں جاندی، تیر کمان تُساڈرا اے
مَارَمَیت اِذ رَمَیت بھی حق فرمان تُساڈڑا اے
حیدر موت حیات نہ جانڑے، جانڑ انجانڑ تُساڈڑا اے

ص صاد تُساڈڑے عینڑ سبھا، خوش خط لکھے بادشاہ دے نی
یا وت سُرمہ دان سیاہ، یا تکیہ گاہ نگاہ دے نی
تا وت دارُو ، سکّے والے، سوہنے بُرج پناہ دے نی
پلک تفنگ چھوڑیندے پل پل ، ایہہ سردار سپاہ دے نی
جاں کیان دنّبا لڑے حیدرؔ ، دِیدے چشم سیاہ دے نی

ض ضحیٰ یا وانگ تُساتھوں صدقڑے تے قُربانیاں میں
وچ مینا بازار دے ڈھولنڑ ، تینڈڑے دست وکانیاں میں
کراں طواف بہاٹرا اینویں، اوہلڑے گھولڑے جانی آں میں
اوہ مُونہہ مُکھ تے صُورت کعبہ، ویکھدیاں حج پانی آں مَیں
خال سیاہ حجر اسود حیدرؔ ، بوسے دے دے آنیاں میں

ط طرف تُساڈڑے راہ دی ، اکھیں لگیاں اینویں عُمر گئی
ڈھوڑ تُساڈڑے راہ دی، پل پل تکدیاں اینویں عُمر گئی
بُھل بُھلا وڑے تینڈے اُٹھ اُٹھ ، ویکھدیاں اینویں عُمر گئی
طرف تُساڈڑے راہ ذی تک تک تھکّی آں اینویں عُمر گئی
لِکھدیاں نت نت کاغذ حیدرؔ اگی آں اینویں عُمر گئی

ظ ظاہر جیویں بہار گُلاں نُوں، حق جیویں سنسار کنوں
یا وت جوبن کھڑا ہاسا، لعل شکر گفتار کنوں
یا وت جوبن ناز سجن دا، گاہل کنوں رفتار کنوں
یا وت جیویں تجلّی حق دا ، احمد دے دیدار کنوں
یا وت جیویں نبوّت حیدرؔ ، اوس نبیؐ مختار کنوں

ع عین احد ہے احمد بندہ ، میم کنوں پرورج کھڑا
حق خُداوند احمد بندہ ، مہر کنوں مچ رج کھڑا
کرے محبّت کنوں حکایت شاہد قند ہے لج کھڑا
حیدرؔ عشق ہے ونڈن لگے ، وت احمدؐ بھج کھڑا

غ غلامی دعویٰ نارہیں، پر گولیاں دی پڑگولی آں میں
واؤ دچھنی وانگر تینڈیاں مہیں دی خاک توں گھولی آں میں
اُڈیاں پریم دے جھولیاں ول، دل بیلے دے بیلڑی جھولی آں میں
مہیں دی خاک عنبیر کریساں، حیدر کھڈساں ہو لیاں میں

ف نمی بشوتک ورد مینڈا ، خوب صورتاں سُورتاں آئتاں نی
مونہہ مصحف رُک اُس یار ہوا اے، ہور شاذ مجاز روئتاں نی
یار مینڈا دلدار سجن ، اُس مصحف سوہن قراتساں نی
علی حیدرؔ آیت زُلف دے اندر ، درج دراز حکائتاں نی

ق قیامت نہوں تھیا ، ڈینہہ نیزے برابر آکھڑا
میں کیہ جاتا نہوں تُوں لکیا، ڈینہہ اساڈڑے بھا کھڑا
رانجھن اسرافیل تھیا ، ہتھ ونجھلی لے کر آ کھڑا
جہڑی وجتی آہی سووج رہی، ہُن حیدر آکھ وجا کھڑا

ک کُوک میندی سن صاحب میندے، کوکاں اِس کوکاک دیاں
ایس نمانی کتھی عاجز ، گلیاں وچ رلاک دیاں
پاک شکار دی ہڈی آں میں بھی، پالی تیندی لاک دیاں
جے اصحاباں کہف دی تھیوں، حیدر صاحب پاک دیاں

ل لج اساڈڑی رکھیوں ، لج لاں میندی ہتھوں چھوڑ ناہیں
ایہہ کچڑا لوتھڑا سٹ نہ گھوہے ، اندھیرے دے وچ بوڑ ناہیں
لپھر لپھر چک سمھالیں تھگاں و سلاں نال توڑ ناہیں
اب اساڈی دا آپ نگہباں ، تھیوٹا ای مُونہہ موڑ ناہیں
ویکھن یار دا آپ حیاتی، حیدر آکھن ہوڑ ناہیں

لالیٹ والی میں بھی یوسف دی ہاں، توڑے آندیاں نیں جے دواتیاں میں
ایہناں صاحباں دی تاں بندی ہاں میں، توڑے ذات کینڑی حتی آں میں
مکھن دی ہمسائی آں توڑے، وانگر چھاہ دے کھٹی آں میں
حیدر جائے شراب دی ہاں جے، وت خاک نمانی دی مٹی آں میں

م محمد مست کیتا، مینوں میم شراب دا مٹ تھیا
شیشہ تے جام صراحی نوں دل ائب سٹ پلٹ تھیا
کُل شیشے تے جام پئے رووݨ، ہے خانہ اُلٹ پلٹ تھیا
سنگ اساڈے تھوں سنگدا شیشہ، سنگدا کولڑا پٹ تھیا
بھٹھی شراب دی بھٹھ گتھاں، شوق ایس شراب دا بُٹھ تھیا
خمر انگور کیا کُجھ اُس توں، خمر ظہور بھی ہٹ تھیا
علی حیدر اوس شراب کنوں ، اک ایس شراب دا گھٹ تھیا

ن نُور نگاہ اساڈی دا، تُوں دُور نہ تھیویں اکھیاں تھوں
ایہناں پپٹیاں دِیاں گلاں کولوں ،جھوکاں والیاں پکھیاں تھون
پل پل پلکاں لیٹ کلاوے ، نس نہ ایہناں بھکیاں تھوں
نس نہ وانگ واوَ دے ڈھولݨ ، پپنیاں دیاں بکھیاں تھوں
نس نہ وانگ داوَ دے ڈھولݨ، پپنیاں دیاں بکھیاں تھوں
حیدر وحشی یار گھنیرا، چشم سیاہاں بھنخیاں تھوں

و وس اساڈڑے کول سجݨ، وِل کھسن کے نس توں ونج نہیں
جے وت کالڑی کوہجڑی میں، بھور گلاں توں رنج نہیں
جے وت اکھیاں سانوں لائیاں، ہسدی بجلی رنج نہیں
علی حیدر نوں خون جگر دا آیا، اکھیں ویکھݨ ہنجھ نہیں

ہ ہیرے کوݨ نمانڑی تھیتھوں، سبھ سیالیں گھولیاں نی
کیا چوچکانڑیاں کیا چھڑانٹیاں ، کیا پتھرانٹیاں گھولیاں نی
جھنگ سیالاں دے غازیاں وانگ، نڈھیاں وڈیاں رولیاں نی
محرم رانجھا گاوندیاں مٹھا، پنجرے طوطیاں بولیاں نی
روندیاں روندیاں رت ہوئیاں، ایہناں جالیاں لعل دِیاں جولیاں نی
دلداریاں تے فریادیاں حیدر ، زخماں پٹیاں کھولیاں نی

ی یاری تینڈی تاری آں میں، باجھ تلہ دے پار اتاری آں میں
اُسرے تینڈڑے پار لنگی ساں، بوہلیں والیاں بھاری آں میں
تینڈڑے ساہ وساہ حیاتی، نہیں تاں کون وچاری آں میں
حیدر ہݨ مونہہ کریساں، وچ سمندر سدھاری آں میں

## سی حرفی ۳

الف ایس سلکھتے یار بناں، مینوں سانگاں دی چوبھ پھٹکنے نی
زیر زبر تلواریں مینوں ، نکلے پیش اُچکنے نی
آبا اُدُو اُن بُن اَن بَن بھاء مینڈے شینہہ ٹکنے نی
علی حیدر آکھ سو نال نگاہ دے ، حرف غلط مینڈے تکنے نی

الف ایہہ اولیاں ڈنگیاں ٹھاٹھیں، شوق تینڈے تر وینی آں میں
ناؤں تساڈے دی ناؤکراں، کوئی بیڑیاں تے چڑھ وینی آں میں
عشق تساڈا جے گوتڑے دیوے، موتیاں دے سر وینی آں میں
گھمر گھیر میں عشق دے گھیریاں، حیدرؔ! ہُن مر وینی آں میں

ب باجھوں رنگ دے رنگ لاٹے، ایس رنگ بھی اُس نوں رنگ لیا
مہندی سوہندی انگلیاں تھوں، ڈوڈیاں رنگ توں رنگ لیا
مہندی دے ہتھ رنگ تھیا، اُس اوس دے ہتھوں منگ لیا
ہُن رنگ بھی لئے کسے ڈھنگ پیا، جے ڈھنگ نے نوشہ انگ لیا
حیدرؔ منگ نہ سنگ سجن توں ، لعلاں دا رنگ جو سنگ لیا

ت تینڈڑی خوبی بوئے چمن ہسّن باد صبا آ تنگ لیا
تھی تیار گلستان بھی بُلبیا، جو گرڑے رنگ سو رنگ لیا
پے شکستہ رنگ بھی چلیا، جو سرورا اعصار لنگ لیا
جوگن ہوئی بہار چلی ، جس جامہ گیرو رنگ لیا
رتو رت ہو یا گُل حیدرؔ! خام قدم نُوں ڈنگ لیا

ث ثقیل تھئے بوگُل دی جے ، تینڈڑی بُو بہار پئے
گنڈھڑی کھول سٹے سر اُتوں ، جے غنچے تینڈی تلوار پئے
کلیاں بھی سُکیاں تلیاں دے وانگوں ، بہار گلاں دے تار پئے
نس نس ویندی بو گُلاں دی ، جیہناں اکھیندی وگار پئے
حیدر ہاسے دی جا تھیا ، گل پاولی دی جتن کار پئے

ج جوگی میاں سچ آکھ دیکھاں ، کدی یار مینڈا پھر آوسی بھی
ویکھ پتری اتے کنوار ویکھاں ، پھر ساعت میں دھر آوسی بھی
آخر آئی جند وچھوڑے تھوں ، سچ آکھ کدی آخر آوسی بھی
اوس چنّن رُکھ دا سایہ حیدرؔ! پھر مینڈے ہر کدی آوسی بھی

ح حال جو ڈِٹھا ای آکھنا پاندھی ، کیا کیا لِکھاں کا کل نہ
یار جے پُچھ بھی کیا گل جس تھیں ، آکھاں کھول کے کا کل نہ
میں لکھا گھت تویت رہی ، کئی ویکھ ویکھاں مینڈی کیا کل نہ
جو لکھیا اے سو ای تھیونا ایں ، علی حیدر غم توں کیا کل نہ

خ خبر پئی یار وی آوری میتھوں، اتے تھیوندا ای مینوں نیر گھٹاں
سن سن اوڑیاں اوریاں ہتھ وچ ، باولی میں تاں تاگا تٹاں
ول ول پیر اُٹھانی آں میں تے، جنگل میں لکھ ہزار مناں
حیدرا! اوس شمار ناہیں، میں کتنے نو سو ہزار گِنّاں

د دھوڑ کنوں ماہی وِسدا ناہیں، تاں مہیں نہ بھاندیاں ماہی بٹاں
اوہناں کالیاں بدلیاں دے وچ کھنڈی بجلی کھیوندی کیونکر ماہی ہٹاں
بھورا دیکھ دیکھاں توں بھورا ، بدل بھورا ماہی بٹاں
بھورا بھورا تھیوں میں ، حیدرا! بند بھورے دی بھو اٹا

ذ ذرا سٹیہوڑا دیویں دے ، پاندھی جے اوہ سورج مُکھ ونجے
دُکھاں دیاں گاہلیں لے تک چکی ، جے لکھاں وی مینڈڑی لک ونجے
سُورج مکھی تکیندی کھلی تھیوے ، طالع سُورج دُکھ ونجے
سُورج مُکھی میں پھل پھل ہوواں ، سورج ویکھاں تاں بھکھ ونجے
سورج حیدرؔ! نوں پچھاں ، سورج میتھوں نہ لُک ونجے

ر رفو سینہ چاک کرے ، جس چاک کیتا اوہی سینے لگے
چارہ لگی مجھیں؟ پوینیاں یاری سے نہ مورے سینے لگے
چار وکھاں مورا جیو گیا بݨ پیا جلݨ مورے سینے لگے
حیدر اوس بن مانس نہ کجھ آرسی نہ لگی اگر سینے لگے

ز زور تُساڈڑی اُڈوی دیندی ، مست مینوں دل سوٹا ایں
گپ دوالیاں چھورٹا ایں، ڈور گھت مینوں دل سدٹا ایں
دل بھی نہ لاسٹ اینویں ، لے ہتھ مینوں دل سدٹا ایں
باز بھوا شتاب دے حیدرؔ! اس ہٹ مینوں دل سدٹا ایں

زوریں آنڑ چھڑیندے سیراں، ناہیں تے دھار مریندڑی رگ
جتھے طبیباں توں ہتھ نہ اوے، لوکاں ہور پچھیندڑی رگ
نیم طبیب ایہہ خون کریندے، کم شیشہ تے شاشہ کویندڑی رگ
دیداں دا ہتھ بھاوس ناہیں، ویکھ حیدر ہتھ سٹیندڑی رگ

س سونے دیاں مچھلیاں لکھ نی ماہی دے نال سنواریاں نیں
سونے دا رنگ مچھلیاں نوں، گالہ دے رنگ سنگاریاں نیں
جھک پٹیاں اُس گالہ اُتے، جیہناں آب صفا دِیاں تاریاں نیں
زُلف دی پھاہی پھنس رہی آں، ہنڑ ہنھ وچ پھنس کے ماریاں نیں
سبھ سنگاریاں تاریاں حیدر ماہی دے اپرں واریاں نیں

ش شکر رنجی یار دی مینوں، تلخ کیتا سبھ شیر شکر
گنج شکر دی شر ونڈا جے، کرے رب شیر شکر
رانجھنڑ کھیر تے ہیر شکر، سب پھیر کرے جھب شیر شکر
جو لبھیے لب لب تے حاضر، پیو پیالہ شیر شکر
حیدر غصہ پیوے تاں آکھے، پیو مٹھا لب شیر شکر

ص صورت سوہنے یار دی، مورت پلک نہ جھمکے ویکھ رہے
بے خود پردے جھڑے مونہہ پرتے، کتھا سیوا کر ٹیک رہے
دام دا نام حرام کیتا سو، ہن پیریں پٹی متھا ٹیک رہے
کافراں ڈوریاں کن ناہیں، اوہ آکھ سلام علیک رہے
مورت کون محمدؐ ڈٹھا، تاب نہ مول علیک رہے
علی حیدر! عشق دی بھاہ جو بھڑکی، موت ہکے سی سیک رہے

ض ضحٰی اشراق پڑھاں نت، یا رب سورج مکھ ویکھاں
پورے نیاز قبول میںڈا، تھیوے طالع سورج سکھ ویکھاں
سورج وانگوں اُپر داریوں، جھات پینڈڑا جھک ویکھاں
توڑے ذرہ ذرہ کپ گھتیں، تاں بھی باریاں وچوں مکھ ویکھاں
حیدر شرم توں لُک لُک ویکھاں، ناہیں تاں چیر کے آکھ ویکھاں

ط طبیباں دی رگ پک کیہی، پھڑ پھڑ پئی بولیندڑی رگ
آتش رنگی دی بھاہ لگی مینوں، گرمی تھوں پئی کو کیندڑی رگ
ٹھم ٹھم جیندی لٹک مینوں، اوہو طبیب وسیندڑی وگ
ظ ظلوم جھول اسیں اساں چایا جو چا نہ سکدے سی
اساں نیوں لایا نال ڈاڈھیاں دے، تے نہ لایق اُس دے سنگ دے سی
رنگ پچھے پچھے رنگ اساڈا، تے طالب اسیں سک دے سی
اسیں ہڈی کاؤں کتے دی ہوئے، حیدر! شایق سک دے سی

ع عین عین میں جاتا ناہیں ، نیوں لائیں آپے اتے آپ کریں
والوں نکی تے کھیون ترکھی، بھج بھج اوتے کپیر دھریں
اتے عذر مینڈی تقصیر بھی مینڈی واہ آکھیا سی تے آپ کریں
پر چند اُبھار پھنسے بھی سوای ، حیدر غم دا کیوں تکرار کریں

غ غصہ کیہا اساں عاجزاں تے ،ایہناں کھیڑیاں تے کئی تنگ آئے
ہوئی شکر بھاہی ایہناں کھیڑیاں نوں،بس زلف کیوں گالہ تھوں تنگ آئے
ظالم خط ہے تِلک متھے دا، خون غریباں دے رنگ آئے
ہکے گھڑی سانوں ہکے کھوہ گھتے، ہکے بوڑ سانوں وچ گنگ آئے
حیدر! زلف دا اساں نے کیہ کیتا، راہ جاندیاں جو سانوں ڈنگ آئے

ف فکر تے خیال دی نہیں مجال، جو تینڈا جمال خیال کرے
خر موسیٰ صعقا تھیوے، جے رب ارنی سوال کرے
اک ذرہ جلوہ پہاڑ نوں، تینڈا ذرا ذرہ مثال کرے
حیدر روشن منکٹ توڑی ، متھی لن ترانی دی گال کرے

یعنی دیکھدیاں جیہڑا دیکھن منگدا ، کیویں تاں یار مقال کرے
یا وت شوق تھوں رجدا نہیں ، اینویں کو کدا حال وحال کرے
ڈھولن ناز کنوں فرمایا، کون جواب سوال کرے
حیدرؔ! محرم حال دے اگے ، کیوں کر عرضی حال کرے

ق قلقل شیشے جام دے کنوں ، جیویں آکھدے متوالیاں نوں
رد عرض کہیں جھک کر پاندھے ، خبر کریں متوالیاں نوں
گھت کمند اوہ بند کریندے، کئی عاقلاں تے متوالیاں نوں
پھاہیاں گھت کے پھاہیں ناہیں، گھت کنیں متوالیاں نوں

ک کہنڈی بکری گھا گھتے، میں تے تینڈڑے ہتھ وکاوٹی آں
توں مینڈا ایال میں تینڈا عیال، میں رو رو دھاڑ پاں ہاوٹی آں
دیکھ بگھیاڑ تے واگیاں نوں، تریہہ تریہہ ٹدھ ہی ول آوٹی آں
چھے چھے کریں مینوں بچ آوے گل، گھنگھرو میں چھنکاوٹی آں
ہتھ ہتھ تینڈرے مینڈی چادر، کھیڈن تھتھ کر اُڈ کے آوٹی آں

رل سیاں نے توڑے دبلی آں میں، پر تینڈڑے ناؤں وکاونی آں
اُگل اُگل کے ذکر تینڈا ، دِلوں جیو تھیں چھک لیاونی آں
عید ہووے قربانی تھیواں، تا سُوہا ویس بناونی آں
صورت تینڈی ویکھدیاں، میں کھڑی پلک ہاونی آں
کھاہ چراں کیوں موٹی تھیواں ، لسی کم نہ آونی آں
پر کیوں کر حیدرؔ موٹڑی تھیواں ، خنجر تھوں ترساونی آں

ل لیا چک تال دی بھاہی، مسی صفان کنوں تلک لیا
پاناں دا رنگ لگا متھے، ہندو جورو جفا کنوں تلک لیا
پانی مس متھی لب قطرہ، قلق قضا کنوں تلک لیا
یاوت جیویں طور تھیں موسیٰ ، مست لقا کنوں تلک لیا
ویکھ چاہ زنخداں ایہہ دل، مینڈے بھی زلف دوتا کنوں تلک لیا
حیدرؔ! بوسیں تاں یار دے گل ہٹ، غب غب چاہ کنوں تلک لیا

لا لطافت بے رنگ دے ویکھ آگے نگاہ دے رنگ کیتا
بے رنگ دے مونہہ گھنڈ تھیا، ایس رنگ توں برقعہ انگ کیتا
جیویں آتش رنگی نوں گھنڈ تھیا، مینڈی دید کنوں گھنڈ سنگ کیتا
وہیں تھیا تھیں ساویاں رتیاں، دریاؤں جیہناں سنگ کیتا

م محمدؐ مولیٰ دے کول اساں، کیہا ہول حساب دا ای
جیند اصاحب ہووے مصاحب، شاہد تاں اساں کیہا خوف عتاب دا ای
جیہڑا ضامن ہے اساں گولیاں دا، اوسے ذمہ سوال جواب دا ای
جیہناں مست کیتا مینوں نال نگاہ دے، تنہاں شرم حساب کتاب دا ای
ساقی جے کرے سوال جواب تے قلقل شیشہ شراب دا ای
تابڑ توڑ تودیہ پیالے لیکھا، نہ مٹ خراب دا ای
عاجز بندہ عاصی توڑے، لایق بہت عذاب دا ای
پر منکر اتے نکیر نوں حیدرؔ!، ادب بھی اوس جناب دا ای

ن نیڑے پئی سُدھ یار دی مینوں نحن اقرب حبل اورید کنوں
وچ اکھیں وسدا وس ناہیں، گھند کیتا اُس دید کنوں
پل پل لکھاں گھنڈ جھکیندیاں، کھلھے نہ قفل کلید کنوں
یار اڑے تے یاری پڑھے، ویکھے کیوں کر دِید بعید کنوں
اوتھے نامہ اگے تے قاصد پچھے تاں کیہی پُچھ رسید کنوں
میرے یار دی گل نیاری اے، حیدر باہر گفت وشنید کنوں

د واؤ کیتا شاید عرض مینڈا، اج زلف دے دل اولڑے نی
ایہہ مینڈا گھیر تے اج گھمن گھیریں، دیکھوتاں بھی پیندے چھلڑے نی
اج حسن دی ٹھاٹھ اولڑی اے، اتے ویکھ پریت دے تلڑے نی
اج متھے دا وَل بھی سکھ تے ہے، پر نینی خیر دے ملھڑے نی
اوڑک یار تھیا اک حیدرؔ! اتے، دوتیاں دے سر کھلڑے نی

ہ ہریا باغ تھیا دل مینڈا، یار متاں میتھیں آوندے نیں
اوہ لام دا چیتا نوشہ مینڈا، کھول تٹی گل لاوندے نیں
اج پاناں دے رنگ بھی ہور طرح، اج سرمہ بھی چشم سوکھاوندے نیں
اج سیج تے سہرڑے بھاوندے نیں، دل شادی دے سہرے گاوندے نیں
میں تے بھلی آں کہ آپ اینویں، سبھ نیور اوہ چھنکاوندے نیں
حیدرؔ! لکھ مبارکاں ہوݨ تیکوں، آ چھتر سہاگ دلھاوندے نیں

تھ تھ تھکیاں تھاتھیں بے رنگ، عرض نوں تنگ کیتا
تھکیاں ٹھاٹھیں تاں موسیٰ تے فرعون، اوتھے وت جنگ کیتا
اوس زلفاں ول دل والی اُتے، ناگ سیاہدا رنگ کیتا
اساں سوہݨے دے گنج توں قوت، تیشہ سنج صبا جیں دا ڈنگ کیتا
ویکھ سبزی خط دی رت رَوواں، ایہناں نیناں لعل اُس تنگ کیتا
حیدرؔ! لعل لباں والے مینوں، نال شراب دے رنگ کیتا

ی یا اللہ خیر کریں مینوں، اتے خاتمہ خیر دا دیوٹا ایں
پل پل ویکھاں تے گھولی تھیواں، میں تے بجلی وانگوں کھیوٹا ایں
ایس مصلے تے چہے ریا وے نوں، میں نال شراب دے بھیوٹا ایں
نال پیالڑے تابڑ توڑے، ہوش مینڈا ساقی ونجیوٹا ایں
وچ چھوٹے پیالے حیدرؔ! دے، ایہہ مٹ شراب دا میوٹا ایں
آپنٹی ذات دا عشق دیویں، مینوں، شوق نہ غیر دا میوٹا ایں
کعبے دا راہ دکھاوٗ مینوں، راہ نہ ویر دا دیوٹا ایں
وچ باغ بہشت دے حیدرؔ! تُوں بھی بہرا شیر دا دیوٹا ایں

## سی حرفی ۴

الف اوہ سلکھنا یار میںڈا ، میں تاں لکھیا چون چگونہ نہیں
کیا کجھ وصف بیان کیجوے، جو اُس دا شبیہہ نمونہ نہیں
سبھ پر چونی جونیٹ چونیاں والڑے، اس دا توڑے چونہ نہیں
حیدر مٹھڑے یار جیہا کوئی ، بھاوندا ہور سلونا نہیں

الف ایہہ اولڑا ہمزہ کوئی ، غمزہ ایہناں اکھیاں دا
یا وت لٹکٹ جھمر دے وچ، کڑیاں نازک لکیاں دا
یا وت نازوں کرے نزاکت، ہتھ لگا ٹک دُکھیاں دا
حیدر ہمزہ متھے تے ول ، ایہناں پریم دیاں اکھیاں دا

ب بس میاں جیویں ناہیں، دل کھس لیا اوہناں ہسدیاں
کاکل مس اساڈڑے لکھے ، اوہ لب کردے مسدیاں
جیوں کھسیں تے پھیر جوائیں، حرف اسانوں وسدیاں
حیدرؔ! کیوں کر سبق پکائیے، دل سبق تھوں نسدیاں

ت تکرار سبق دا کیہا ، اساں سیالیں جٹیاں نوں
پٹیاں لکھ لکھ وہ نہ ملاں، اساں پریم دیاں پھٹیاں نوں
پھٹیاں اُتے حرف پڑھاں، کہ گھٹ گھٹ بنھاں پٹیاں نُوں
حیدر آکھ تاں سٹ گھتاں، اوہناں کلکاں گانیاں کٹیاں نُوں

ث ثمرہ کیہا ابجد ہوز، ایہو معنے دس میاں
اینیوں مغز کھپا نہ مینڈا، مہر پوی ہنڑ بس میاں
آپ جُدا نہ تھیویں شالا، تیر کیوں ماریں کس میاں
حیدر حرف جدائی، اکیہنوں، آکھاں ہووندے وس میاں

ج جمعے دی چھٹی بھائی ، ویساں رانجھنڑ یار داؤں
بُلبُل چھُٹی، پنجریوں ہُنڑ، ویسی سبزہ زار داؤں
طوطی چھُٹی قید کنوں ہُنڑ، ویسی سبزہ زار داؤں
حیدر جھگڑے یار پیارا ویساں اوسے پار داؤں

ح حرف کہے ایہہ ناگ ایانڑے، ول ول کنڈل گھتدے نی
اوہ ملاں ویہن ایہہ شوخ قلندر، بغلیں پائے وتدے نی
ایہہ ناگ کہیے کئی کالیاں سہیلیاں ، ہتھ وے وچ گھتدے نی
حیدر! کملی کملیاں نُوں، مندر مریندڑے وتدے نی

خ خدا دا واسطہ ای ، مینوں لاریاں لاریاں مار نہیں
کیوں وت بھاہ اساڈڑے مڑ، بھالݨ دی تردار نہیں
کیوں گھجڑا ہاسا متھے تے، ول بجلی دا شکار نہیں
حیدر یار جے اینویں بھاوے ، تاں گولیاں نوں انکار نہیں

د دمامڑا کوچ دا اے ، ایہہ ساہ جو ویندڑا آوندا اے
کائی انہار جو دل وچ پیو سو، دل دل جھاتیں پاوندا اے
بھجدا اتے دھرکدا سہندا، اتے کھل وچ ساہ نہ ماوندا اے
حیدؔر! گرمی عشقے دی ہوئی، پکڑا کون ہلاوندا اے

ذ ذات صفات سیالیں، دی سبھ گھولی رانجھݨ چاک کنوں
مشک عنبر تے عطر بھی صدقے، مہیں دی پیراں دی خاک کنوں
سُنبل تے ریحان بھی صدقے، تلڑے مرک سواک کنوں
علی حیدؔر! بیلا بیلی والا، مینوں چنگا باغ اراک کنوں

ر رات وصال دی افضل مینوں، قدر اتے شب برات کنوں
لعل لباں وچ مٹھڑا ہاسہ، جیہڑا مٹھڑا قند نبات کنوں
سخن مبارک تنگ دہن تھیں، بہتر ہے آیات کنوں
آب زلال دھولݨ دا حیدؔر ، مینوں اولیٰ آب حیات کنوں

ز زیر زبر نہ تفاوت مصحف رُخ اُس یار دا اے
نقطہ ب بسم اللہ دا اوہ، خط سیاہ رخسار دا اے
پچھے خط بسم اللہ لکھی ، زلف ورق زر کار دا اے
علی حیدرؔ! ویکھ الحمد پڑھیوے، لکھیا ایہہ ستار دا اے

س سبق میناڈا کچھڑا جیہا، پکدا ناہیں تھکی آں میں
ہے دو چشمی ویکھاں یاوت ، ویکھاں تینڈیاں اکھیاں میں
آ رانجھا گل کتنا نیہوں چھپاواں ، سبھ سیالاں لکھیاں میں

ش شکار عینڑ تینڈے، گھنڈ کھول گھت ایہناں بھکیاں دے
شاہیں شاہاں والیاں دے ایہہ کار شکاری دے رکھیاں دے
دلبر لاہ نہ رکھ اینویں ، ایہناں بھکیاں زخماں چھکیاں دے
بانوریاں میں باولی حیدرؔ! ایہناں تیز کٹاریاں اکھیاں دے

ص صم بکم ہور رہی مینوں ، اُس بن کجھ نہ آوندا اے
سوہنی سوہنا ویکھدیاں گنگا، سر سر پچھاوندا اے
قاعدہ مینوں زلف سجن دی، سطراں نال بجھاوندا اے
حیدرؔ! گلاں سمجھ نہ سکاں ، اُن بن جوڑ سٹاوندا اے

ض ضرور اسانوں کیہہ سکھاں ویݨ الادݨ نُوں
مسطر لگی دل وچ مینوں ، پریم دے حرف لکھاوݨ نوں
رگ رگ تار تنبورے والی ، ناخن والی وجاوݨ نوں
راگ دی مالا گل وچ حیدر! روپ سجݨ دا گاوݨ نوں

ط طور دی آتش تخل کنوں، یا گاہل دسیوے زلف کنوں
یا وت عاصا موسیٰ دا، تحشّیل کچھوے زُلف کنوں
یا بسم اللہ لعل ورق تے ، مثل رکھیوے زلف کنوں
حیدر دور تسلسل مسئلے ، سبق پڑھیوے زلف کنوں

ظ ظاہر تینڈے نوروں بجلی ، ناہیں تے کالا دھاگڑہ اے
تینڈا حُسن بہار چمن دا آ جا، ناہیں تے باکرہ پھاگڑہ اے
تینڈے زوروں شیر زور آور، ناہیں تے سگ بے داگڑہ اے
علی حیدر! تینڈے شعر کنوں، ایہہ چوتڑہ دِلی آگڑہ اے

ع عجب کیہی مشکل گل اوہ، نینیں وسدا تے وسدا نہ
ایہہ گل نرگس مینڈھی اُتے ، وانگوں تریل دے وسدا وسدا نہ
چل کرݨ نیݨ گل پوݨ میتھوں ، لُک لُک ہسدا دسدا نہ
چندݨ مانگھ بہار پھر آئی ، پروت کُسدا دسدا نہ
علی حیدر! پلکاں لݨ کلاوے، پروت نسدا وسدا نہ

غ غیر کیہا میندڑی جان دا مُل، ہک دھوپ نگاہ دے چوک میاں
قرض کیہا بیوپار کیہا، ہتھ دے جے ویٹا ای روک میاں
مُل کیہا میں تاں گھول گھتاں، تیتھوں سبھ دا تھوک میاں
علی حیدر! صدقے رانجھݨ اُتوں، مہیں بھی نالے جھوک میاں

ف فکر تصور فہم سخن مینوں، سبھ مطالعہ یار دا اے
عاشق تے معشوق دا لکھیا، زید عمر ولوں مار دا اے
نہ وت مار توں زید عمر نوں، اینویں ملاں نحو سوار دا اے
علی حیدر! اینویں ہاسے ہاسے تار مگس دلدار دا اے

ق قسم مینوں تینڈڑی اے، ہݨ اکھیں نہ سو نہ کھاوٹی آں
مونہہ مسواک نہ دند مسی، نہ میں کاجل پاوٹی آں
سبھ سیالیں جھمر کھیڈݨ، نیور نہ چھکاوٹی آں
حیدر! رانجھݨ ماہی باجھوں میلڑا ویس ہنڈا وٹی آں

ک کرم تھیا بسم اللہ جیو، آبوہ ایہناں اکھیاں تے
ایہہ سک سکیندیاں روندیاں راہ بھلیندیاں تھکیاں تے
ایہہ سوہنی صورت ویکھدیاں، راہ دیندیاں ہکیاں بکیاں تے
حیدر! ہݨ جے ملے پیارا، اکھیاں تے دل بھکیاں تے

ل لیا دل میرا نیناں ، دلبر ہس ہس ویکھدیاں
سحر کیتو تے ٹھگ لیتو نیں، اینویں رس رس ویکھدیاں
چوری کیتی لُٹ لیتو نیں ، ہتھیں کھس کھس ویکھدیاں
ہتھیں پوندے، تیر چلیندے ، حیدرؔ! کس کس ویکھدیاں

ل لعلاں دے رنگ سیالیں سبھ، ہیرے نوں وانگ نویکلا اے
سبھ سیالاں دی مہیں منگو، پر ہیرے دا بھاگ نویکلا اے
سبھ سیالیں اتڑ گاوݨ، پر ہیرے دا راگ نویکلا اے
حیدرؔ! کاہ تے بوٹی لیاں، پر ہیرے دا باگ نویکلا اے

م محمد صلی علی دا ہر دم سانوں آسرا اے
اوسے دی اُمید اساہاں ، عملاں دا نہ بھرواسڑ اے
اوسے دے دربار دے سائل، ہتھ اساڈڑے کاسڑا اے
اوسے دے دلاسے حیدرؔ! ہنجھوں والا ہاسڑا اے
سبھ جگ دیوے جھڑکاں حیدرؔ! اوسے دا اِک دلاسڑا اے

ن نگاہ چرا کے دل نوں نیݨ تینڈے کیہے کالڑے نی
کاٹھے راٹھ اولڑے نی ، کیہے ظالم جھوکاں والڑے نی
ایہہ مونہہ تینڈا دینہہ تھیں روشن، دینہہ وچ دیوے بالڑے نی
کھس لیݨ دل دل نہ دیوݨ ، حیدرؔ! نیݨ دوالڑے نی

د داؤ لگی اج ٹھنڈڑی مینوں ، جو آئی پیار دی پار کنوں
داؤ جھولنا کنڈل پائے، جو آیا زلفؔ دی تار کنوں
پھیریاں دیندا گھولڑی ویندا ، اگ بھبھوت غبار کنوں
حیدرؔ! نیوں دا جھولا لگا ، سو پریاں دی اُڈار کنوں

ہ ہیرے ہیرے مینوں آکھدا اے، مینوں نال دلاسے دے ماروا ے
ہیرے ہیرے گیوڑے وانگوں نال گھماٹی اُڈار دا اے
کوہ کوک مینڈی نہ بھاوندی اے مینوں ایہہ دلاسڑا یار دے اے
وچ سیالیں دے رانجھن دے حیدرؔ! سرو جیویں گلزار دا اے

ی یار دی صورت مصحف مینوں ، ہن میں حافظ ہو رہی
ایہہ سوہنی صورت آیت سورت، دسے مینوں امر نہی
اوہ گھجڑا ہاسا متھے تے، دل سبھ کجھ آیا امر نہی
حیدرؔ! شکر خدا دا کیجئے، آیا مینوں حرف صحی

## سی حرفی ۵

الف آ زبر آ زیر آ پیش الف اُس روکی آں میں
زیراں زبراں کاتیاں چھریاں، عشق رانجھن دے وچوکی آں میں
میں کیہ جاناں درس تے مکتب، رانجھن جھوکی جھوکی آں میں
علی حیدرؔ! قاعدہ عشق دا پڑھیا، بھتیاں بھیت انوکھی آں میں

الف اکھیں دا حمزہ غمزہ ہر کند از تفنگ دا اے
گوڈے کوہڑ تے تیر چلیندا، بڑا بہادر ہنگ دا اے
وچ رکوع سجود راقب، فتح عیناں دی سنگدا اے
حیدرؔ! ڈھولن بانہہ پگڑی، ڈگرا توڑا وانگ دا اے

ب بابت مشق ستم دی کردے، ظالم لکھن والڑے نی
خط اُتے سروپا سنہری، کن سونے دے والڑے نی
زلف وی رات کنوں جل کنڈل، بجلی گھت وکھالڑے نی
حیدر مشکی والاں والڑے، غیر دے اکھر والڑے نی

ت تلوار نگاہ عیناں دی، پلکاں تیر خدنگ دے نی
مورچے بنڑ پپٹیاں دے ، غمزہ تیر تفنگ دے نی
ایہہ ایرانی نادر ظالم ، کوہندے مُول نہ سنگدے نی
دل دی دلی لُٹ لئیو نیں، حیدرؔ! ہوں کیہ ساتھوں منگدے نی

ث ثقہ نظام الملک دا اے، ایہہ عینڑ مینڈے بادشاہ دے نی
آپ سلونڑے بھانویں مِٹھے، منکر لونڑ دے راہ دے نی
کہ منصوبہ دِتی لٹیندے ، ایہہ امیر سپاہ دے نی
حیدرؔ! دور قمر بھی صدقے ، اُس مونہہ سوہنڑے ماہ دے نی

ج جمال اوہناں سوہنڑیاں دا ، کوئی بھاہ اساڈڑے بھاہ تھیا
دُورِ چراغ اِنھاندڑا مینوں ، سینے اندر بھاہ تھیا
بھڑک لگی پروانڑے نوں، ایہہ گھولیا چا کپاہ تھیا
حیدر کیا پروانڑا ایہا تھا سو موتیوں بے پرواہ تھیا

ح حیا ایمان کنوں، اوہناں عیٹاں دا نت بہانڑا اے
دل ویکھدے نسے شرم کنوں، دل دیݨ اُتے دیوانڑا اے
آئی آب شراب دی مستی ، اوہناں دی بھی مے خانڑا اے
حیدر کھلا رس مس گھلیا ، ایہہ رند سیاہ مستانڑا اے

خ خوبی تینڈی بجلی ڈٹھی ، چولڑی سجھ نماوندی اے
جھمر کیڈے ہیبت مارے ، آ رانجھا کر گاوندی اے
رتیاں سادیاں پٹ دیاں لاساں اُچڑ پینگھ اُڈا وندی اے
رتیاں سادیاں پٹ دیاں لاساں اُچڑ پینگھ اُڈا وندی اے
حیدرا! لمبڑے جھوٹڑے لیندی، اُڑ کر جھاتیاں پاوندی اے

د دھمال اساں کھیڈݨا ایں ، ہݨ مکھݨ لگی تے گھونگٹ کیا
گھنگٹ کھیڈݨ جھرمٹ کھیڈݨ، پردے دے وچ پوپٹ کیا
وہساں بیلے بیلی والے، ایہہ جوہ گھر تھوں انگٹ کیا
جیو اساڈا عشق تھوں گھروا ، ایہناں طبیباں دا جھرمٹ کیا
حیدر ویلا ہتھ نہ آوے ، ہتھوں تتر گیا چھٹ کیا

ذ ذہن نہ سمجھے سوہنیاں نوں ، ایہہ نال اساڈڑے اَن بݨ کیا
اس نیور پکڑے پیرادھناں دے ، چھنڈݨ اتے چھن چھݨ کیا
بکل وچ طنبورے رکھݨ، ناخن اُتے ٹُݨ تݨ کیا
حیدر مینہہ کرم دے وسݨ، کر گُن اتے گُن گُن کیا

ر رکوع سجود اساڈرا، سبھ کجھ رانجھݨ یار داؤں
مونہہ مقابل قبلے دے، ہووے دل وت اُس دے پار داؤں
اوہ مونہہ مکہ صورت کعبہ ، حج اوسے دربار داؤں
علیؑ حیدر! اکبر حج تھیا ، میں وچ مینا بازار داؤں

ز زیارت سوہٹیاں دی نے ، کھسن مینڈی تدبیر لئی
نہ وت مال ڈھا کے وے ڈوگر ، نہ وت لُٹ وسیر لئی
اِس مٹھڑے ہاسڑے نال بھلا وڑے، ہکسے ٹھگ وہیر لئی
کھجڑا ہاسا ناوک حیدرؑ! ، پڑھ مینڈی تکبیر لئی

س سیج اُتے گُل خار چبھن، مینڈیں نیند ناہیں اُس یار بناں
کُٹھڑے وانگر پئی تڑفاں، میں ڈھولݨ دی تلوار بناں
دینہہ تے رات نہ جاتا میں اُس، زلف اتے رخسار بناں
حیدر دار مدار ڈھولݨ تے، دار ہووے دیدار بناں

ش شطرنج رچا مینڈاں دے، ایہہ منصوبہ بھی لاولی اں
گجلا ہاتھی پلک پیا دے، اسپ نگاہ دے دھاٹی آں
فرزین بند کمند اوہ زُلفاں، گل اساڈے پاوٹیاں
حیدرؔ! شاہ رُک مات کیتا، ایہہ اچمس کھیڈ کھاوٹی آں

ص صدارت مینڈاں تائیں، بخشی کل سپاہ دی بھی
عالم عالم سبھ رعیت حاکم، شرح پناہ دی بھی
مہر کرݨ پروانڑے تے تاں، مہر پوے تن بھاہ دے بھی
تن تصدیعہ دیوݨ حیدر، گھائل اِک نگاہ دے بھی

ض ضحیٰ تے لیل سجیٰ، سبھو زُلف اتے رخسار دے او
شمس ضحیٰ و قمر تلہا، وصف میڈے دلدار دے او
یٰس طہٰ اتے مزمل، مدح میڈے سردار دی او
چار کتاباں ثابت حیدرؔ! نعت نبیؐ مختار دی او

ط طوبیٰ قد تے خد گلستان ، باغ بہشت جمال تھیا
سنبل زلفاں اود لب کوثر ، خال سیاہ بلال تھیا
نیڻ جھر وکھڑے پلکاں چھجّے ، مومن نور مثال تھیا
رمزاں غمزے حوراں رضواں، حیدر ویکھ نہال تھیا

ظ ظلم اوہناں سوہݨیاں دا، کوئی سوہݨا بوپڑھ بھاوݨا ایں
خنجر ایہناں سوہݨیاں دا ، بھی آب حیات پیاوݨا ایں
عیسیٰ وانگوں بسمل تائیں، دم دے نال جیواوݨا ایں
حیدر وانگ کبوتر لوٹݨ ، جیوندا پکڑ کو باوݨا ایں

ع عبث اینویں کم سبھے باجھوں یار دے کار تے بار اینویں
تیل فیل تے چنبہ بھی اینویں ، ہار اتے سنگار اینویں
سوہݨے رنگ چنگھ بھی اینویں، نیور دی چھنکار اینویں
علی حیدرؔ! باغ بار چمن دی ، باجھوں رانجھݨ یار اینویں

غ غلوہ اوہناں ہنجڑیاں دا ، مݨ مݨ اکھیں پیندیاں نیں
جیوں جیوں پیوݨ دانیاں تھیوݨ ، ایہہ نشانیاں نینہہ دیاں نیں
مارے مار جوائے ایہہ وت ، گاہلیں نیوں دے شینہہ دیاں نیں
حیدرؔ! وݨ لعلڑیاں ایہہ کڈیاں کیہے میںنہہ دیاں نیں

ف فہم نہیں ایہناں ، جٹیاں مُو لے ، سیٹھاں سمیاں نسیاں نوں
کیوں وت میں تے لے لے آوݨ ، کڑیاں پھٹیاں ہسیاں نوں
بھاہ لائیں ایہناں بھتیاں نوں ، میں گل کیویں گھتاں رسیاں نوں
کیوں وت ناؤ کھڑی دا کندا اساں رانجھݨ دیاں تسیاں نوں
حیدرؔ! وس اساڈرا ناہیں ، مت کہے عشق دیاں کسیاں نوں

ق قطع بھلا وت ہتھ جے ناہیں ، نال سجݨ گل ونگڑیاں
ہتھ ہتھوڑیاں یار بناں ، مینوں سوہݨیاں ایہہ ونگڑیاں
جیہناں ڈھولݨ دی بانہہ سر ہاݨے ، حیدرؔ! سویو نیں چنگڑیاں

ک کیہ جاݨاں نیوں کویہا تھیندا کوݨ بلا ولے
پر خال دا دانہ زُلف دی پھاہی لیا سو جیو پھاہ وئے
اللہ اکرب تیغ نگاہ دی ، کٹھیا سو مینوں چا ولے
حیدرؔ! یار کباب کیتا مینوں ، عشقے دی آتش لاوئے

ل لکھاں نال خُون جگر دے ، تینوں چِٹھی چٹھیاں دے
بھکھ نہیں ایہہ راہ پیے ، ایہناں سبز کبوتراں لٹھیاں دے
رت وسݨ اکھیں دھݨ دھݨ راہ ، نالڑے پاندھیاں کُٹھیاں دے
حیدرؔ! چھالے تارے چھلکݨ اس راہ پیراں کُٹھیاں دے

ل لٹک لٹک وانگوں ڈوتیاں ویکھݨ ، کوڑیاں ایہہ ادا والے
ہس ہس وانگوں ہسدیاں مینوں، کل نہ باہنڑ ولا والے
کڑا ساڈڑا توڑ نہ ڈھولݨ ، نیو نہ چھلکا والے
آپ عبیطرہ کھڑ تاؤ والے، حیدرؔ! لوکاں کنوں چھپا والے

م محمدؐ من یار پیارا، تے منݨ فضل خدا دا اے
میم تے نون گواہی دیندے ، تے منݨ شرع دا قاعدہ اے
زیر زبر دس خط نشانی ، لکھیا سنج صبا دا اے
میمؔ دے پچھے نوں لکھݨ تھوں ، اس رمز دا فائدہ اے
حیدرؔ! خوش خو مہراں لکیاں، لکھیا قدر قضا دا اے

ن نہیں اے نہ نہ کرنی میاں ، ناہیں تاں ناوجود اساں
وانگر تھانہ رناک دی نے ، کوڑی ایہہ نمود اساں
وانگ نمازی دے اڑیا جسہ ، باجھ رکوع سجود اساں
حیدر جند خیال ڈھولݨ دا، چم تے ہڈ غدود اساں

د وکیل دکھیں مینڈیاں تینڈیاں، نیٹاں دے نال چھڑیندیاں نیں
ایہناں داو ہناں شوخ الاوٹا اے ، ایہہ رہ روعرض دھریندیاں نیں
تیز سوال جواب ایہناں دے، ایہہ رد ردرت بجھیندیاں نیں
کھڑا ہاسا ویکھ نیٹاں نوں، دل دا جوڑ کریندیاں نیں
حیدر شابش اکھیاں نوں، ایہہ دیکھ کے تاب جھلیندیاں نیں

ہ ہورنیں جیہناں نال محبّت لا کے چھوڑ لاہور ونجن
سونڑے رنگیاں میسر کر کے، دیکھ کے نک مروڑ ونجن
نیند نہیں مینوں سئی وانگوں، چڑھ چھپے ستیاں چھوڑ ونجن
حیدرؔ! نال ماہی دے پھرساں جھنگ ونجن بھاویں شور ونجن

ی یا یک آکھیں پاندھے ، حال اساڈا بیلیاں نوں
انگ بھبھوت تے گل وچ خرق زرد سیالیں چیلیاں نوں
گل وچ گھتاں کالیاں سہیلیاں زُلفاں تیل فیلیاں نوں
حیدرؔ! ویکھ کے چُپ لگی مینوں ہیرے اتے سہلیاں نوں

## سی حرفی ٦

الف الف دا اُکھڑنا بوہت مٹھا نت میم دی خادم تھینی آں میں
وضلو دی سک ہمیش مینوں ، پانی لام توں وار کے پینی آں میں
عطر گلاب تے صندل کیوڑا ، شیشے عین دے نال ملینی آں میں
علی حیدرؔ نوں تقویٰ رب دا اے ، کلمے پاک دا ذکر کرینی آں میں

الف احد دے وچ میم رکھیں تے احمد نام کہاوندا اے
الف دی جاوت میم بتائیں ، ہو محمدؐ آوندا اے
عنصر دے وچ اوہو وسیندا ، لامکان بتاوندا اے
اوتھے چوں چرا دی جا نہ ، حیدر صمٌ بکمٌ بھاوندا اے

ب بھیتاں ویر سجن دی بھی کیہی قیامت جے اُن ویر قیامت بھی
وچ سلسلہ زُلف سیاہ دے لڑکن ، سے خورشید قیامت بھی
بے وعدہ وصال محشر دا ہووے ، گھنڈ دیوے کھول قیامت بھی
حیدر دلبر نیڑے دسے من حبل الورید قیامت بھی

ت تیرے ساہمتیاں ہوئی دیکھے ، ناہیں تاں کیا تقابل آرسی نُوں
اُس گال صفاتے زُلف سیاہ نُوں ، گلشن سُنبل آرسی نُوں
تینڈے عکس دا عکس پوے دل گال تے ، دور تسلسل آرسی نُوں
جیہناں کھیڈ پیوں گل ولول آوے ، میلن دل کل آرسی نُوں

میکھ رہی پک وھمکی ، ہوش گیا بُھنا آرسی نوں
جے شوق تینڈے توں دندیاں دندیاں اکھیں بھی بھل آرسی نوں
پر پھ کریسی نین سیاہ تینڈا ، کجلا کھل کھل آرسی نوں
جے حیدر یار دا عکس پوے ، کرے آکھنہ بُلبُل آرسی نوں

ث ثابت صدق اساڑے او ، تینڈے جیو دی خبر نہ کار رانجھا
مجھیں چھیڑ کے جھل دے وچ سائیاں ، اتے ہیہ ماغی تے آرانھا
چھیڑ کے مرلی وصیت والی ، تے گاون سوہتے گا رانجھا
علی حیدر بیٹھ تماشڑا دیکھے ، تے رُتڑا یار متا رانجھا

ج جو کُجھ لکھیا مٹے ناہیں ،پر ہُن بھی اوس دے ہتھ وتے
لکھے حرف نُوں قاعدے وانگ بوھیندے کتنے بھت وتے
رہے پاسے لکھیا خط کرے ،ج ساہیں اُلٹ پلٹ وتے
توڑے پتھر دے وچ لکھن ،اگر اگر کڈھے وت وتے

ج خال لیاں والا والی نہیں ،پر کجے سونے دی نتھ وتے
اسیں چرکا خط لیا نوان والا دیویں زُلفاں ج مینڈے ہتھ وتے
مویاں نُوں چا جوائیں تُوں ، اس بندڑی نُوں جند گھت وتے
لگی سٹ نُوں سٹھ کریندا ای حیدر یار دا سٹ وتے

ح حیاتی جلدیاں گذری ،تینُوں پر پرواہ نہ وے
جھلکیں ڈور گڈی ہو اُڈاں ،خود ہوواں پروانہ وے
یا خاک راہے دی ہو ءِ اُڈاں ،مشکل کیہ پروانہ وے
ہُن پوساں حیدر شمع دے گل ، ہوساں میں پروانہ وے

خ خبر دیونی یار نوں سی ، مرغی دتا آنہ وے
آکھ کیویں آناں دل نوں ، کس آگیا ای آنا وے
ناہیں کملا دیوانہ میں آہ یار دا مستانہ وے
لے میں ایہہ جند گھولے حیدر ،اوسے دا دیوانہ وے

د دل دی گھنڈی کھول کے ویکھاں،اوہناں زُلفاں کالیاں لمّیاں نوں
اوہ عنبر دے وچ پالیاں نوں ،اوہ تیل فلیل پلمیاں نوں
اوہ زُلفاں شام کنار شفق ، اوہ نال صبا دے جمیاں نوں
سچ کنوں دل طالع بھی ،اہناں راتیں مُول نہ دھمیاں نوں
لے ہتھ حیدر زُلف دا دامن گاہلیں ٹھوڑ نکمیاں نوں

ذ ذرہ جلوہ کو لڑا اے تینڈڑا ،ڈٹھا بُھل گئے سنسار دو ویں
ہک موتی ہار دا ڈٹھا ، بھلے تسبیح تے زنار دو ویں
میں لٹ لئی اتے لڑ وے چھوڑے ،کافر تے دیندار دو ویں
میں گاہل دے مائے خال سیاہ ،اوہ دتّے زُلف دی مار دو ویں
دوواں نیناں حیدر گیر کے ماری دل تھوں پیٔے پا دو ویں

ر رانجھا جے بیلے وتے ، تے اکھیں کنوں بھی دُور ناہیں
سوہنیاں دے وچ اوہو ویکھاں ، تے حُور پری بھی منظور ناہیں
آرسیاں وچ سہتی صُورت ، ہور بھی نہ جے حور ناہیں
رنگ لباں بے رنگ اکھیوے ، حیدر پُر دستور ناہیں

ز زید عمر ناؤں جاندا سی ، تے دید اوہناں دی دید سجن
نافے دی سُنگھ بو جے چاہیں ، کریں تماشہ ملک ختن
مٹھے دی تنگ شکر جے ویکھیں ، ویکھ سجن را تنگ دہن
آپ سورج نوں ویکھیں اکھیں ، دیکھ شعاعیں چودھویں چن

اوہ جان جہاں انا الحق آکھے ، دے نہ جند بن آکھ سجن
جے نیور پاوے چوڑا ویکھے ، سُن وے حیدرؔ چھن چھن چھن
جے رحمان دی بو دا شایق ، اُٹھ سُنگھ حیدرؔ بادیمن
من محمدؐ من وچ لبھیں ، حق تعالیٰ ذوالمنن

س سوہتیاں دی کاٹی چال سوہنی، کوئی سبھ چال مروڑ دے نیں
گھن کریندے چھنڈ کریندے ، چال چھناور چور دے نیں
پب چھکیندے تے پیر مریندے، بندش وانگ لاہور دے نیں
حیدر دل دی دلی لُٹ لیا ہُن نیت دینوں موڑ دے نیں

ش شرع مُلاں پڑھدیا نینگرا دے ، کیہا کرتی کہاتی مطالعہ کر
ضَرَبَ زَیۡدٌ عُمَرًا سُݨ تیری عُمر مطالعہ کر
اَلۡکَلِمَۃُ لَفۡظٌ وُضِعَ لمعنی فردمعانی مطالعہ کر
ویکھ اسم تے فعل سجن دے ،سوہتے حرف یگانی مطالعہ کر
کلمہ طیب کر تکرار،کلام ربانی مطالعہ کر
ہووے حاصل حصول جے ،توں نہ آپتی ذات پچھاتی مطالعہ کر
حیدر تینوں ایہو کا نیہ کافی ،ہووے آسانی مطالعہ کر

ص صدقہ اکھیں متوالیاں دا موڑ بھال وے دلبرا واسطا ای
صدقہ زُلفاں پریشان کالیاں دا ،ویکھ حال وے دلبرا واسطا ای
بھلا صدقہ سوہتیاں گالیاں دا ،سُن گال دے دلبرا واسطا ای
متھا صدقہ گلاب آب والیاں دا ،غم ٹال دے دلبرا واسطا ای
تقصیراں حیدر والیاں دا ، نامہ گال دے دلبرا واسطا ای

ض ضرورت کیہ ہے میکوں ، دُکھاں دین الاوتے دی
کول یار نہیں ، تکرار نہیں ،جس کا رن رمز سُناوتے دی
حال حال کنوں تاں بے حال ہوئی،شیراں واسطے تیر چلاوتے دی
راگ دی مالا گل وچ حیدر ، اس تیرے مل جاوتے دی

ط طلب میںڈی حق پاک دلوں پاک دلوں،توڑے نال گناہاں دے لٹی آں میں
ایہناں صاحباں دی دھرم بندی آں میں توڑے ذات کمینڑی جٹی آں میں
مکھن دی ہمسائی ہاں میں ،توڑے چھاہ نمانڑی کھٹی آں میں
علی حیدر جائی شراب دی ہاں ،توڑے خاک نمتی دی مٹی آں میں

ظ ظلم کیتا ایہناں کھیڑیاں نے ،ہیر گھنکے تے ڈولی چا ٹُرے
رانجھو یار تاں ٹُر گیا نال مجھیں ،اوہ تاں آمتا حُکم چلا ٹُرلے
آفیر دیر نہ لگیونیں ،جٹی ہیر نُوں لے آپتے دا ٹُرلے
قادر کرم کیتا ملے ہیر رانجھا ،حیدر ڈولی نُوں خیر اُٹھا ٹُرلے

ع علیحدہ پان دا رنگ اتے مسّی دا رنگ علیحدڑہ اے
شام شفق دا رنگ علیحدہ ،نیتاں دا رنگ علیحدڑہ اے
اوہ لب گالہیاں دیندڑا میئوں ،اوہناں دا جنگ علیحدڑہ اے
حیدر لعل لباں دا سائل ،خال پلنگ علیحدڑہ اے

غ غریب دی بات بھی نیک نہوں ، پر عشقے دی چیٹ انوکھڑی اے
اٹھاں گھوڑیاں دے اپّر سیر چنگی ، پر شیر دی لیٹ انوکھڑی اے
جن نے پری دا سایہ بہوں ، پر دیو دی بھیٹ انوکھڑی اے
عاشق دا غلام دے حیدر ،معشوق دی رِیت انوکھڑی اے

ف فضل کرم تینڈا بوہت عزیز ، میں لایق تینڈے غضب دے بھی نہ
پر رحمت عام نہ موقوف ،اتے لایق وڈے نصب دے بھی نہ
پر مینوں چاہیں چا نوازیں ،موقوف اتے حسب نسب دے بھی نہ
آپے دریا مارے موج کرم دی ،وقوف اتے طلب دے بھی نہ
ایس حیدر دے سروں سایہ نہ ٹالیں ،تاں وچ روز شب دے بھی نہ

ق قُرب حضور نصیب ہویا ،دنیا قُرب قرابتاں کوڑیاں نیں
جیہناں قُرب حضور نصیب نہیں، نک وڈھیاں تے کنوں بوڑیاں نیں
جیہناں قُرب حضور نصیب ہویا ،نک نتھ سوہے ہتھ چوڑیاں نیں
علی حیدر جیہناں قرب نہیں ،جیویں گدیں پھرن اروڑیاں نیں

ک کیا غم خوف اسا نوں ،جے شاہ مھیالدین اساڈڑا اے
شاہ عبدالقادر جیلانی داجے ،لطف امین اساڈڑا اے
سبھ چین اچین اساڈڑا اے ،جو اوہ بُت اساڈڑا اے
کیہاڈر گورا اندھیری کنوں جے اوہ ماہِ جبین اسڈڑا اے

ل لکھ وے ملاں تکھی آں میں وت ،نتت کانگاں لنگھاوتی آں
کانگاں دے گل بنھ بنھ تھکی ،کبوتر نت اڈاوتی آں
پر بت بھی سخت وے ظالم ،میں مُول جواب نہ پاوتی آں
اکھیں سانوں لایا بجلی کھیوندی ،بن کوئل کر لاوتی آں
ہن بھڑک لگی وے رانجھن مینوں ،بجلی ہو اُڈ آوتی آں
بھڑک بھڑک مرویتی آں حیدر شاہ ،رگ جے بھکاوتی آں

ل لوک نصیحتاں دے تکھے ،سوہنے یار توں مکھ نہ موڑساں میں
توڑے ماوڑے پیوڑے کڈھ چھوڑن، جانی یار پچھے گھر چھوڑساں میں
میں تاں بیلے دیساں ہردم ماہی والے متیں دیندیاں نوں کھوہے بوڑساں میں
علی حیدر نے اکھیاں لائیاں ،کیتے قول نوں مول نہ توڑساں میں

م میں کتا بن آل رسول نجیب دا پاہرہ ہاں گھر بار اُتے
اپر اگوں اوہ اندھیری ،میں ہوندیاں ایس دربار اُتے
نام دھریک دا بھی میں خادم ،صاحان دی پچکار اتے
پر اہل علوم دی عزت رکھن ،واجب ہے سنسار اُتے
حیدرؔ علماء وارث انبیاء ،کون ہووے انکار اُتے

ن نیگرا چھلیاں والیاں دے ،زلفاں تینڈیاں کالیاں بندیاں بھی
مونہہ بنھ دوبندیاں مار نہ ظالم ،جے میں منديال بندیاں بھی
کیوں بس نہیں مینوں زلف دی پھاہی ،وت مینڈے گل تنڈیاں بھی
اس اہرد تے دل پا نہ ظالم، ایہہ کماناں تے بندیاں بھی
جس دن لیا عشق رانجھن دا ، نال سیالیں دا سندیاں بھی
حیدرؔ بھی خیر عشق دا پایا ،منگ منگ تے کڈھ دندیاں بھی

ودیکھاں کرے کیا ساہ جے، اکھیں کُٹھی ہار دی تیندی سایق آں میں
اوہو شاہنشاہ صلاح سنے، نت اکھیاں عیندی دی عاشق آں میں
اتے آکھے نہیں کُجھ توڑی نہ اُس دی کیتیاں بھی نہ لایق آں میں
جے اصحاب کہف دے تھیویں نبی دی کیتی آں خالف آں میں
پروردگار دے کرم دی لائقاں، حیدر جے نہ لائق آں تے فاسق آں میں

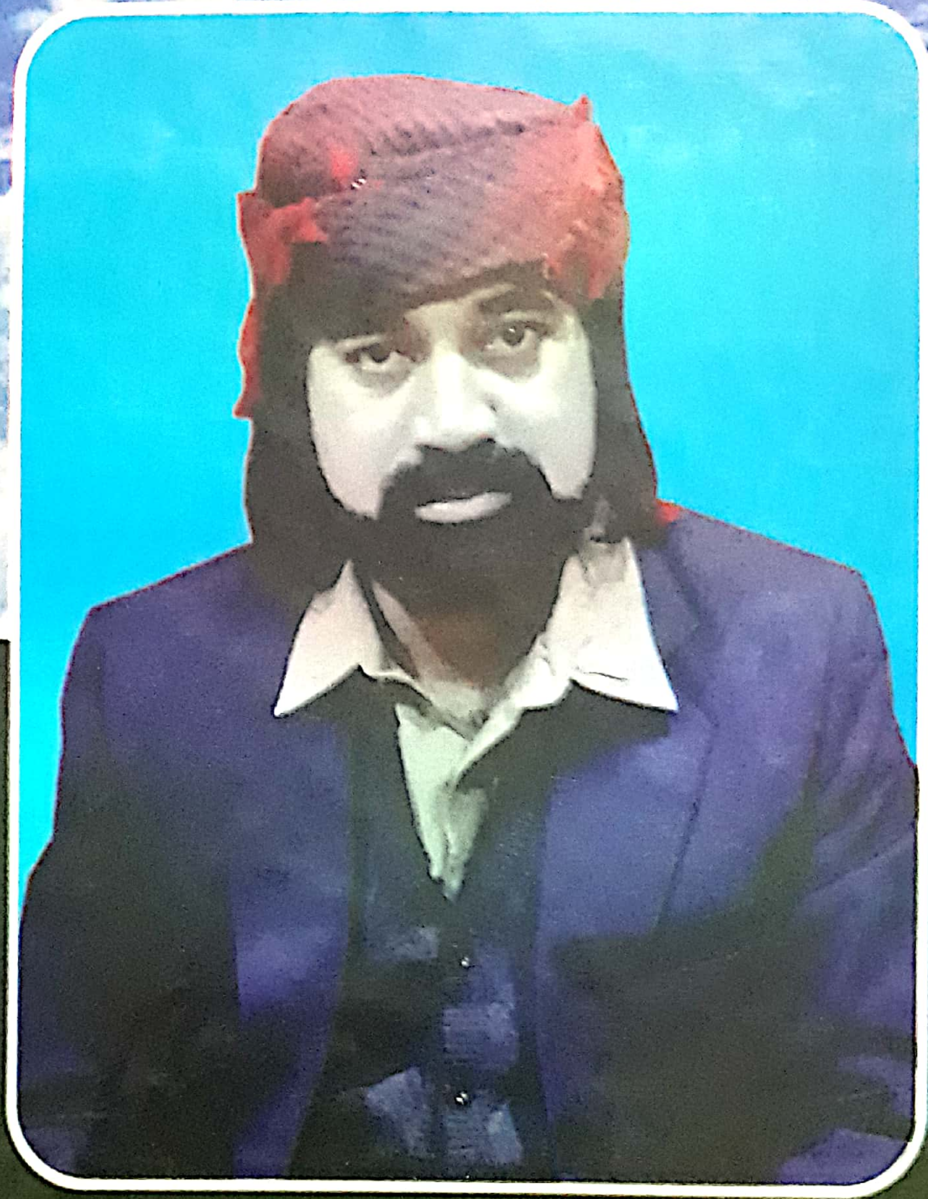
ہ ہک تل لعل لباں دا مٹھا، نو لکھ شکر گنج دا ای
گاہل بھی شکر گل بھی شکر، تل وکھ شکر گنج دا ای
پاک پتن دا گڑ کیہا مٹھا، بر حق شکر گنج دا ای
اوتھے بُوٹا کانا کماددں مٹھا، ہر ککھ شکر گنج دا ای
اوس بابے فرید دا ناؤں کیہا مٹھا، بے شک شکر گنج دا ای
کدی آکھ دے مٹھا دلبر حیدر، لے چکھ شکر گنج دا ای

ی یارب بخش گناہ اساڈے، واسطہ آپنے یار دا ای
اوس خاصے بندے آپنے دا، اوس عالم دے سردار دا ای
اتے بھی واسطہ ا دی آل دا ای، اتے وت اصحاب کبار دا ای
ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ دا ای، اتے حیدر علی کرّار دا ای
یا رب بھیج صلوٰۃ سلام اوہناں تے جیویں فصل بہادر دا ای

## نظم

پنج سی حرفیاں حیدرؔ! آکھیاں پنجے گنج معانی دے نیں
وانگ حروف مقطع دے ایہہ دراز رموز نہانی دے نیں
جاہلاں نوں اتھے بار نہیں ایہہ، ایہہ حقایق دانی دے نیں
ایہہ کجھیاں رمزاں عشقے والیاں، معنی حروف معانی دے نیں
ایہہ ہندسہ ویکھ کے بس نہیں ایہہ، قول جلال دیوانی دے نیں
ایہہ گاہلیں زلفاں والیاں نیں، اتے قصے بھی یوسف ثانی دے نیں
ایہہ دوہڑے ویکھ کے بھل نہیں، ایہہ قاصد دلبر جانی دے نیں
ایہہ شارح قول انا الحق دے، اتے معنی بھی اعظم شانی دے نیں
ایہہ گاہلیں ضعف تے پیری دیاں، اتے شعلے بھی عشق جوانی دے نیں
ایہہ کجھ ے باسے لعل لباں دے، غمزے نگاہ مستانی دے نیں
ایہہ سوہنے راہ خدا دے نیں، اتے باعث امن ایمانی دے نیں
ایہہ توشے منزل عقبیٰ دے، اتے پرچے بھی دنیا فانی دے نیں
ایہہ نعتاں جو سبھ محمدؐ والیاں، حمد خدا سبحانی دے نیں
ایہہ وال کنوں بھی نکی بوہت، شاہد مویانی دے نیں

ایہہ ول ول پیچ تے تاب جو کھاندے، شاہد تنگ رہائی دے نیں
ایہہ قلقل شیشے شراب دے، تے ہاہو بزم شہانی دے نیں
ایہہ گھمنڑ پیالے تے دیوی ساقی، پیو مٹھی میری ہانی دے نیں
ایہہ چھنڑ چھنڑ چوڑے تے نیوردی، اتے ہیپٹ اُس منڑ بھانی دے نیں
ایہہ نیوں تھیا کنیچٹیاں مونہہ سند، اتے مونہہ جانی دے نیں
ایہہ تال تے تال تے چھنڑ چھنڑ چھنڑ چھنڑ، پانوٹے ظالم آنی دے نیں
ایہہ گھوکدے گھنگرو لاٹو وانگوں، پھیریاں تے کروانی دے نیں
ہائے پیدا مورا جیو گیا، ایہہ دھرپت مطب آنی دے نیں
ناولی سائیں تھیوپرے ، ایہہ ناز پری ملتانی دے نیں
کون بلا کے دیس کاتیں، ایہہ کھٹے ہندوستانی دے نیں
کھیت برلغم دست زند، ایہہ شوخ سخن مغلانی دے نیں
از ھب انت الی من شھوی نیک سخن عرہانی دے نیں
وڈا ہوویں مینوں ہتھ نہ لاویں، ایہہ ماٹ جٹی چوچکانی دے نیں
چھوڑ دے نینگر بانہہ مینڈی، دلی داد عادل پٹھانی دے نیں
چھنڑ چھنڑ چوڑا تے کھم کھم چاٹی، ایہہ گھمکار مدھانی دے نی
علی حیدرا! ہتھ جے مکھنڑ آوے، تاں مطلب ایس نمانی دے نیں



سجادہ نشین

# میاں اللہ بخش جلال

موضع قاضی غالب سند حیلیانوالی تحصیل پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

0301-7672234

السلام و علیکم
امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوں گے
اس کتاب کو پی ڈی ایف کرنے کا مقصد
فی سبیل للہ فراہم کرنا ہے لہذا اس سے
تجارتی مقصد نہیں ہے  اس کو پڑھ کر
آگے سنڈ کریں اور اس بندہ ناچیز کو
اپنی دعاوں میں یاد رکھیں

pdf by
خلیفہ مدنی تونسوی
تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی
خان پاکستان

+923321717717